مولّف
حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی امرتسری رحمہ اللہ

حج مسنون

ہدیہ منجانب: بلال گروپ آف انڈسٹریز لاہور۔ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِس کِتاب کو پڑھنے اور اس سے فائدہ
اُٹھانے والے حضرات سے
درخواست ہے کہ وہ

بلال گروپ آف انڈسٹریز

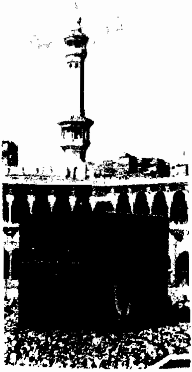
کے

مالکان، ان کے والدین، آل اولاد
اور اہل وعیال کو اپنی دُعاؤں میں ہمیشہ
یاد رکھیں، خصوصاً یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ انکی
تمام لغزشیں معاف فرمائے۔ حسنات
قبول کرے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ (آمین)

ثُمَّ آمِین

وقف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

(بخاری شریف)

ناشر: مکتبہ تنظیم اہلحدیث
جامع قدس اہلحدیث، چوک دالگراں، لاہور
فون : ۷۶۵۹۸۴۷ ۷۶۵۶۷۳۰ (۰۴۲)

www.KitaboSunnat.com

مطبع : البلاغ پریس ۱۹ چیمبرلین روڈ، لاہور
فون : ۷۶۶۵۴۱۹ ۳۵۶۴۵۸ (۰۴۲)

252.5

پیش لفظ

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ کچھ ارکان صرف بدنی عبادات ہیں جیسے نماز اور روزہ، جبکہ زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ لیکن حج دونوں قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس میں بدنی اور مالی دونوں عبادات موجود ہیں۔

حج زندگی میں ایک دفعہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو زادِ راہ رکھتا ہو۔ کسی ایسی بیماری میں مبتلا نہ ہو جو مانِع سفر ہو اور راستہ میں ایسی رکاوٹ نہ ہو جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ ایسی تمام رکاوٹیں موجود نہ ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص بغیر حج کئے مر جائے تو اس کی موت یہودی اور عیسائی کی طرح ہے۔

تمام احکام و فرائض خداوندی جب تک سنّت کے مطابق ادا نہ کئے جائیں ان کی قبولیت نہ ہوگی اور نہ ان کے لیے کوئی اجر ہوگا بلکہ وہ ضائع اور برباد ہو جائیں گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حج جیسا اہم فریضہ سنّتِ نبوی (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کے مطابق ادا کیا جائے۔

حضرت محدّث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے "حجِّ مسنون" تصنیف فرماتے وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھا ہے کہ حاجی حج کے لیے

گھر سے روانہ ہو کر واپسی تک فریضۂ حج کی تکمیل کے تمام مراحل عین سنّت کے مطابق ادا کرے۔

"حج مسنون" کے چار ایڈیشن محدّث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں شائع ہو چکے تھے۔ ۲۰ر اگست ۱۹۶۴ء میں آپ کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ پانچویں ایڈیشن کی صورت میں شائع کی جا رہی ہے۔ امّیدِ واثق ہے ہر مسلمان اس کتاب سے استفادہ حاصل کرے گا اور یہ اس کے لیے ذریعۂ نجات ہوگی۔

حافظ محمد جاوید روپڑی

ابنِ شیخ الاسلام

حافظ محمد عبداللہ محدّث روپڑیؒ

۱۵ر شوال ۱۴۱۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (پ)

حقیقتِ حج

اسلام کے پانچ ارکان مشہور ہیں

① شہادت — اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
② نماز — اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
③ زکوٰۃ — اٰتُوا الزَّكٰوةَ
④ حج — وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (پ)
⑤ روزہ — كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ)

ان تمام فرائض میں محنت ومشقت، ایثار وقربانی کے اعتبار سے حج سب سے اہم فریضہ ہے مثلاً

- عزیز و آقارب کی جدائی
- سفر کی طوالت
- سمندر وغیرہ کی سواری

- بے مثال عظیم اجتماع میں ارکانِ حج کا ادا کرنا
- کئی مقامات پر مسلسل آمد و رفت اور حاضری
- پابندیٔ اوقات
- ہزاروں روپے کا خرچ
- کاروبار کا نقصان

مختصر یہ کہ فریضۂ حج ایک عظیم عمل اور مالی جانی قربانی کا مجموعہ ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا نام جہاد رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ (بخاری جلد۱ باب فضل حج مبرور)

خالص حج افضل ترین جہاد ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ

(نسائی جلد۲ صہ۲ باب فضل الحج)

بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے

حاجی کا تصوّر

فریضۂ حج کی عظمت کے پیشِ نظر ہر عازمِ حج کا تصوّر یہ ہونا چاہیے کہ:

- میرا یہ سفر نہ تلاشِ رزق کے لیے ہے
- نہ سیر و تفریح کے لیے ہے
- نہ عزیز و اقارب کی ملاقات کے لیے

● بلکہ اس دربار میں حاضری کے لیے ہے جس کو ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ کی عظمت اور شان حاصل ہے۔ کیا میری حالت اس شہنشاہ کے دربارِ عالی میں حاضری کے لائق ہے جس نے اپنی رحمتِ خاص سے مجھے اپنے گھر بلایا ہے ــــ؟ اس تصوّر کے ساتھ عازمِ حج اپنی زندگی کا جائزہ لیتا، جو خامیاں اور کمزوریاں نظر آتیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کرتا ــــ لیکن افسوس ہے کہ عام حُجّاج کا دِل و دماغ اس تصوّر سے بالکل خالی ہوتا ہے ــــ! اب آپ خود سوچیئے کہ ایسی حالت میں حج مَبرُور اور مقبول کیسے ہوگا ؟

ایک عجیب واقعہ

میرے زمانۂ طالب علمی کا واقعہ ہے ایک صاحب دہلی سے حج کے لیے تیار ہوئے۔ حجامت بنوائی، داڑھی مونچھ بالکل صاف کرائی

میں نے پُوچھا کہاں کی تیاری ہے ؟

کہا 'زیارتِ بیت اللہ شریف اور زیارتِ مدینہ منوّرہ کی !'

میں نے کہا 'شرم کرنی چاہیے۔ کیا یہ شکل خدائی دربار کے لائق ہے ؟ اس سے تو اللہ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مُنہ پھیر لیا تھا۔ خدا تعالیٰ کس طرح پسند فرمائے گا ؟

اس وقت تو وہ بہت شرمسار ہوئے۔ پھر نہ معلوم انہوں نے اپنی شکل اسلامی بنائی یا نہیں۔

تمباکو نوشی

اسی طرح کئی لوگ حقّہ سگریٹ ساتھ لے جاتے ہیں۔ حالانکہ حدیثؒ میں آیا

ؒ مشکوٰۃ، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، فصل اوّل

ہے کہ بدبُو سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

نیز تمباکو مُفتِر ہے۔ جس نے کبھی نہ پیا ہو اگر وہ پی لے تو اس کا سر چکراتا ہے اور اس کی آنکھیں بدل جاتی ہیں۔ مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے مُسکِر (نشے والی شے) سے منع فرمایا ہے اسی طرح مُفتِر سے بھی منع فرمایا ہے۔ اسی لیے میں نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ[1] دیا ہے۔

حاجی صاحبان کو ایسی اشیاء سے محتاط رہنا چاہئے اور سوچنا چاہیئے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مُقدّس اور پاک گھر کی زیارت کے لیے جا رہے ہیں۔

حج کی تیّاری کا منظر

بڑی شان و شوکت سے سفرِ حج کی تیاری ہے

- عزائم اور ارادے بہت بلند ہیں
- ایثار و قربانی کے بے پناہ جذبات ہیں
- بیت اللہ شریف اور مدینہ منورہ کی زیارت کا شوق ہے

لیکن یہ سب کچھ روحانیت و اخلاص سے خالی ہے جبکہ حاجی صاحب کی

- شکل و صورت اسلامی نہیں
- دل میں بدستور کینہ و بُغض ہے
- زبان چغلی، غیبت اور جُھوٹ سے آلودہ ہے
- شرک و بدعت کے اندھیرے ہیں
- شہرت و ریاکاری کی بیماری غالب ہے

---

[1] ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ، جلد اول ۱۹۴۷ء - ۵ - ۶ - ۷

- حقوق العباد کا بوجھ سر پر ہے
- نہ ادائیگی ہے نہ معافی کا خیال ہے

جس مال کے ساتھ دربارِ عالی میں حاضر ہو رہا ہے اس کے متعلق کوئی خیال نہیں کہ وہ حرام اور مشکوک طریق سے حاصل ہوا یا جائز طریق سے۔

ایسا حاجی یہ کیوں نہیں سوچتا کہ ایسے حالات میں اس کے حج کا نتیجہ کیا ہوگا؟

خوش نصیب حاجی — اور — بدنصیب حاجی

حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ حَاجًّا بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ فَنَادٰى لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ زَادُكَ حَلَالٌ وَرَاحِلَتُكَ حَلَالٌ وَحَجُّكَ مَبْرُوْرٌ غَيْرُ مَازُوْرٍ

وَاِذَا خَرَجَ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ فَنَادٰى لَبَّيْكَ فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ مَازُوْرٌ غَيْرُ مَبْرُوْرٍ (ترغیب الترہیب جلد ۲ صہ ۱۸۰-۱۸۲)

حاجی جب پاکیزہ مال لے کر گھر سے نکلتا ہے اور سواری پر رکاب میں پاؤں رکھ کر پکارتا ہے اے اللہ! میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ تو آسمان سے آواز آتی ہے (اے بندے!) میں بھی تیرے پاس حاضر ہوں اور تیرے موافق ہوں۔ تیرا سفر خرچ حلال ہے تیری سواری پاکیزہ ہے اور تیرا حج خالص ہے۔

اور جب غیر پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھ کر پکارتا ہے لَبَّیْکَ تو آسمان سے آواز آتی ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ نہ میں تیرے لیے حاضر ہوں اور نہ تیرے موافق ہوں۔ تیرا سفر خرچ حرام ہے تیری سواری حرام ہے تیرا حج تجھ پر گناہ ہے یہ خالص حج نہیں ہے۔

حاجی کی دُعا کیوں قبول نہیں؟

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ یَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لَہٗ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ جو دُور دراز سفر کی وجہ سے غبار آلود پریشان حال ہوتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکارتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (میرے حال پر رحم فرما) مگر اس شخص کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اور حرام ہی سے وہ پرورش پاتا ہے، تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو ـــــ! (مسلم شریف)

آہ! کس قدر بدنصیب ہے وہ حاجی جو بارگاہِ ربانی میں حاضر ہے، پورے ولولہ جوش اور شوقِ محبت میں نعرہ بلند کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ

یا اللہ! میں دربار میں حاضر ہوں اور تیرا تابع فرمان بن کر تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں مگر جس ارحم الراحمین نے اس کو بڑے پیار سے اپنے گھر بلایا تھا اس کی طرف سے جواب

آتا ہے: لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ

تیری حاضری نامنظور! (جاؤ واپس جاؤ)

جب گناہ بدستور موجود ہیں اور آئندہ کے لیے نہ توبہ ہے نہ ارادۂ ترک تو پھر ایسا حج کس طرح مَبْرُوْر و مقبول ہوگا

اور ایسے حاجی سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا

ارکانِ اسلام ۔ اور ۔ ہماری غفلت

جیسے ہمارے دوسرے اعمال روحانیت سے خالی ہو چکے ہیں اسی طرح حج ایسا عظیم الشّان اور مُقدّس عمل بھی محض رسمی بن کر رہ گیا ہے

نماز کا صرف نام باقی ہے۔ جس نماز کی بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (پ ۲۱)

نماز بیحیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے

ایسی نماز کا آج نشان تک نہیں ملتا ۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللہ

روزہ اس لیے فرض ہوا تاکہ انسان کے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ کیونکہ جو شخص مسلسل ایک ماہ طلوعِ فجر سے غروب آفتاب تک حلال اشیاء سے صرف اس لیے پرہیز کرتا ہے کہ یہ اس کے مالک کا حکم ہے تو وہ ہمیشہ کے محرّمات سے ضرور پرہیز کرے گا ـــ مگر افسوس ہمارے روزے اس رُوح سے خالی ہیں ۔

زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر اپنے غریب اور نادار بھائیوں کی ہمدردی کا احساس اور پیار کا جذبہ پیدا ہو مگر ہمارا یہ عمل اس جذبہ کا امین نہیں ہے۔

حج کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں رُوحانی انقلاب پیدا ہو۔ اس کے حالات کی دُنیا بدل جائے۔ وہ پہلا انسان نہ رہے بلکہ کُندن بن جائے اور سیرت و صُورت کے اعتبار سے سچّا مسلمان نظر آئے ـــــ مگر افسوس ہے کہ نتائج اس کے برعکس ہیں۔

خلوصِ نیّت

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (بخاری مسلم)

اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے

ہر نیک عمل کے لیے نیّت کا خالص ہونا شرطِ اولیں ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ عازمِ حج کی نیّت صرف رضاءِ الٰہی کا حصول ہو۔ شہرت، ریاکاری، نام و نمود وغیرہ بُرے خیالات اور غیر شرعی حرکات سے کُلّی طور پر اجتناب کیا جائے ورنہ حج مبرور اور مقبول نہ ہوگا۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (پ۲)

حج اور عمرہ اللہ ہی کے لیے کرو

شرک ظلم عظیم ہے گناہوں کی فہرست میں شرک سب سے بڑا اور ناقابلِ معافی جرم ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (پ۲۱)

شرک بہت بڑا ظلم ہے

شرک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھُلی بغاوت ہے۔ شرک ایسا خطرناک اور سنگین

جُرم ہے جس کی بابت

عدالتِ عالیہ کا فیصلہ اور اعلان یہ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ
ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ (پ۵)

اللہ شرک کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ اس کے علاوہ جو چاہے گا بخش دے گا

شرک انسان کی پوری زندگی کے تمام اعمالِ صالحہ کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اٹھارہ ۱۸ انبیاء علیہم السّلام کا نام صراحتہً اور باقی انبیاء کا مجمل ذکر کر کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (پ۷)

اگر (بالفرض) یہ انبیاء شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے

حج ــ نغمۂ توحید

پاک گھر میں پاک ہو کر آؤ رب کعبہ نے اپنے بندوں کو اپنے گھر بلایا تو اُن کے نام حکم جاری فرمایا اور شرط لگا دی کہ میرے گھر میں حاضری سے پہلے اپنا ظاہر و باطن پاک کرو۔ میقات پر پہنچ کر احرام باندھو

۱ یعنی پُرانا لباس اُتار دو

۲ اچھی طرح غسل کرو

۳ دو صاف چادریں (سفید ہوں تو بہتر) پہن لو

۴ خوشبو وغیرہ لگا لو

اس ظاہری صفائی کے ساتھ باطنی صفائی یعنی دل و دماغ کو شرک و بدعت کے ایمان سوز

اور مُہلک جراثیم سے پاک کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دو نفل پڑھو اور یہ نعرہ اس قدر بلند آواز سے لگاؤ کہ پوری فضا نغمۂ توحید سے گونج اُٹھے

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

حاضر ہوں میں تیرے دربار میں۔ اے اللہ! حاضر ہوں میں تیرے دربار میں۔ حاضر ہوں میں تیرے دربار میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں میں تیرے دربار میں۔ بے شک سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور سب نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور بادشاہی صرف تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

شانِ توحید

یہ نغمۂ توحید شانِ توحید کا عظیم نشان ہے۔ حاجی صاحب جب تک اس نغمہ کو بلند آواز سے بار بار نہ پڑھیں بیت اللہ شریف کی زیارت تو کہاں نصیب ان کو مکہ مکرمہ میں داخلہ کی اجازت بھی نہیں مل سکتی ؎

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے ۔۔۔ ترے دماغ میں بُتخانہ ہو تو کیا کہیے

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلٰوةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَيَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ (ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔ نہ روزہ، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ

عُمرہ، نہ جہاد، اور بدعتی اِسلام سے اس طرح خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

اس ارشادِ نبوی کو غور سے پڑھ کر ہر عازمِ حج کو پوری سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے کہ وہ دربارِ الٰہی میں کیا لے کر جا رہا ہے اور کیا لے کر واپس آئے گا

اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون اور اٹل فیصلہ ہے کہ مشرک اور بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں اور یاد رکھو ۔۔۔! جس عمل پر دربارِ نبوت کی مُہر نہیں وہ بظاہر کتنا ہی خوبصورت، حسین اور دل کش کیوں نہ ہو، اللہ کے دربار میں ہرگز قبول نہ ہو گا۔

حج کی فرضیت

عظیم رُکن حج اسلام کے ارکانِ خمسہ میں ایک عظیم فریضہ ہے جو ہر بالغ صاحبِ استطاعت مسلمان مرد عورت پر زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے

قرآن مجید قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ﴿﴾

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے کہ بیت اللہ شریف کا حج کریں جو لوگ وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھیں۔ اور جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔

فرمانِ نبویؐ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا (مسلم شریف)

لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ پس حج کرو

ترکِ حج پر وعید

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ وَسُلْطَانٌ جَائِرٌ وَمَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا (ترمذی)

جس شخص کو کسی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا کسی مانعِ حج بیماری نے نہ روکا ہو اور وہ بغیر حج کئے مرجائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے

حج عُمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَا زَادَ فَتَطَوُّعٌ (مسند امام احمد، نسائی)

حضرت ابنِ عباس رض فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے ۔ اقرع ابن حابس رض نے کھڑے ہو کر عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! کیا ہر سال ؟ فرمایا : اگر میں ہر سال کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ تم نہ اس پر عمل کرتے نہ اس کی طاقت رکھتے ۔ حج عُمر میں صرف ایک بار فرض ہے ۔ جو اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہوگا ۔

حج کا ثواب

جب حج افضل الجہاد اور مالی جانی قربانیوں کا مجموعہ ہوا تو اسی اعتبار سے اس کا ثواب بھی عظیم اور اعلیٰ ہوگا۔ بس یوں سمجھئے کہ حج دونوں جہان کی برکات کا تحفہ ہے۔

فقر و محتاجی کا علاج

رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

حج و عُمرہ فقیری، محتاجی اور گناہوں کی سیاہی کو دُور کر دیتے ہیں (ترمذی۔ کتاب الحج و العمرۃ)

یعنی حج اور عُمرہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ غنی اور گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں۔

جہاد — اور — حج

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ (بخاری مسلم)

حضرت ابُوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے فرمایا:

۱ اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ایمان لانا۔ پھر عرض کیا گیا اس کے بعد؟

۲ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر سوال کیا گیا اس کے بعد؟

۳ فرمایا: خالص حج

خالص حج کا ثواب

سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ (بخاری مسلم)

خالص حج کا بدلہ صرف جنّت ہے

خالص حج کیا ہے؟ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا گیا کہ خالص حج کیا ہے فرمایا: اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَطِيْبُ الْكَلَامِ

کھانا کھلانا نرم کلام کرنا

حاجی گناہ سے پاک ارشادِ نبویؐ ہے

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (بخاری مسلم)

جس نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے حج کیا اور اس میں فحش کلامی اور بدعملی نہ کی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا

حاجی کی سفارش ایک اور حدیث میں ہے

حاجی کی سفارش اس کے اہلِ بیت میں چار سو (اہل توحید) افراد کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور خود وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا

اللہ کے مہمان — اور — ان کی شان

رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے

اَلْحَآجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيْهِمْ مَا سَأَلُوْا وَيَسْتَجِيْبُ لَهُمْ مَا دَعَوْا وَيُخْلِفُ عَلَيْهِمْ

مَا اَنْفَقُوا الدِّرْهَمَ اَلْفَ اَلْفٍ (ترغیب الترہیب جلد ۱ ص۱۸۱)

یعنی حج عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ وہ جو سوال کریں اللہ عطا کرتا ہے، جو دُعا کریں اللہ سنتا اور قبول فرماتا ہے اور حاجی جو خرچ کریں ربّ العالمین ایک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم عطا فرماتا ہے۔

فضائلِ حج

حج میں بہت سے کام ہوتے ہیں۔ حج کی فضیلت میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔ ہم ان سے چند ایک بیان کرتے ہیں۔

زیارتِ بیت اللہ کی نیّت

حدیث میں ہے: جب کوئی شخص زیارتِ بیت اللہ کی نیّت سے روانہ ہوتا ہے تو اس کے اور اس کی سواری کے ہر قدم رکھنے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر)

دوسری روایت میں ہے: تیری سواری جو قدم رکھے یا اٹھائے اس کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ (طبرانی اوسط)

بیت اللہ کا طواف اور اس کا ثواب

بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کا نام طواف ہے۔ حدیث میں ہے: جو شخص طوافِ بیت اللہ کرے اس کے ہر قدم اُٹھانے اور رکھنے کے عوض اللہ تعالیٰ

— ایک نیکی لکھتا ہے

— ایک گناہ معاف فرماتا ہے

— ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔ (ابن خزیمہ)

حدیث میں ہے: بیت اللہ شریف کے گرد سات چکّر لگانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (جامع ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے : خدا تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ستّر ہزار نیکی لکھتا ہے، ستّر ہزار گناہ معاف فرماتا ہے، ستّر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کے اہل سے ستّر افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہے ۔ (ترغیب الترہیب بحوالہ ابوالقاسم اصفہانی)

نوٹ : یہ فرق حاجیوں کے لحاظ سے ہے ۔ کوئی زیادہ مخلص ہو اس کو ستّر ہزار گنا ملتا ہے

حجرِ اَسْوَد اور رُکنِ یمانی

بیت اللہ کے چار گوشے ہیں

۱ حجرِ اَسْوَد : مشرقی گوشے کو رُکنِ حجرِ اَسْوَد کہتے ہیں کیونکہ اس میں حجرِ اَسْوَد ہے ۔

۲ رُکن یمانی : اس کے مقابل یمنی گوشے کو رُکنِ یمانی کہتے ہیں کیونکہ وہ یمن کی طرف واقع ہے ۔

۳ رُکن شامی : تیسرے کا نام رُکن شامی کیونکہ وہ شام کی طرف واقع ہے ۔

۴ رُکن عراقی : چوتھے کا نام رُکن عراقی ہے کیونکہ وہ عراق کی طرف واقع ہے ۔

— بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت حجرِ اَسود کو بوسہ دیتے اور ہاتھ لگاتے ہیں ۔

— رُکنِ یمانی کو صرف ہاتھ لگاتے ہیں (رُکنِ یمانی پر اشارہ کرنا منع ہے) ۔

— رُکن شامی کو اور رُکنِ عراقی کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ چھوتے ہیں ۔

حدیث میں ہے : حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کو چھونا گناہ کی معافی ہے ۔

دوسری حدیث میں ہے : جو شخص اچھی طرح وضو کر کے حجرِ اسود کو ہاتھ لگانے آتا ہے وہ رحمتِ ربّانی میں چلتا ہے ۔ جب ہاتھ لگا کر مندرجہ ذیل کلمات پڑھتا ہے تو اس کو خدائی رحمت ڈھانپ لیتی ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترغیب الترہیب)

طواف کی دو رکعت

طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیمؑ پر آتے ہیں جو بیت اللہ شریف کے دروازہ کے سامنے ہے۔ وہاں دو رکعت نفل پڑھتے ہیں جس کو طواف کی نماز کہتے ہیں۔

حدیث میں ہے: طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے۔ (طبرانی کبیر)

نیز اسی حدیث میں ہے: ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیّت سے مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھنے والے کے لیے اولادِ اسماعیلؑ سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے شکمِ مادر سے پیدا ہونے کے دن تھا۔ (ابوالقاسم اصفہانی)

نوٹ: آبِ زمزم کا بیان آگے مناسکِ حج میں آئے گا

صفا مروہ کا طواف

بیت اللہ شریف کے قریب دو پہاڑیاں ہیں۔ مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت پڑھ کر ان پہاڑیوں کے درمیان سات چکّر لگاتے ہیں۔

حدیث میں ہے: صفا مروہ کے درمیان دوڑنا ستّر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (طبرانی کبیر)

عرفات میں قیام

مکّہ شریف سے ۹ میل کے فاصلے پر ایک میدان ہے جس کو عرفات کہتے ہیں۔

ماہ ذوالحج کی نویں۹ تاریخ کو ظہر سے مغرب تک حاجی لوگ وہاں ٹھہرتے ہیں، ذکرِ الٰہی اور دُعا میں مشغول رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ عرفات کے دن آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ:

میرے بندے پراگندہ بالوں والے دُور دراز سے میری رحمت کی امید لے کر میرے دربار میں حاضر ہوئے ہیں۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّوں یا بارش کے قطروں یا سمندر کی جھاگ کے برابر ہوتے تو میں تمہیں ضرور بخش دیتا۔ لوٹ جاؤ تم بھی بخشے ہوئے ہو اور جس کی تم سفارش کرتے ہو وہ بھی بخشا ہوا ہے۔ (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے: خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندوں کو کون سی چیز یہاں لائی ہے

فرشتے کہتے ہیں: تیری ذات اور جنّت کی تلاش میں آئے ہیں

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

میں اپنی ذات اور مخلوق کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا خواہ ان کے گناہ زمانہ کی گنتی اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں۔

(طبرانی اوسط)

جمرے مارنے کی فضیلت

بیت اللہ شریف سے تین کوس کے فاصلہ پر مِنٰی ایک جگہ ہے جہاں عید کے دن قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہاں تین بڑے پتھر ہیں جن کو جمرے کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کے حکم سے قربان کرنے لگے تو شیطان ان جمروں کے پاس دکھائی دیا تاکہ ان کو قربانی سے روکے۔ ابراہیم علیہ السلام نے ہر جمرے کے پاس اس کو سات کنکر مارے۔ اس واقعہ کی یاد تازہ رکھنے اور شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے حاجی بھی ان جمروں کو سات سات کنکریاں مارتا ہے۔ حدیث میں ہے: ہر کنکر کے بدلے ایک مہلک کبیرہ گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے: جمرے مارنے کے عوض اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے جو کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک سے پوشیدہ رکھا ہے اسے کوئی جانتا ہی نہیں۔ (طبرانی کبیر)

ایک حدیث میں ہے: یہ ایسا ذخیرہ ہے جو اس وقت تیرے کام آئے گا جب تو بہت محتاج ہو گا۔ (ابوالقاسم اصفہانی)

قربانی

حدیث میں ہے: تیری قربانی اللہ تعالیٰ کے پاس ذخیرہ ہے جو عین محتاجی کے وقت یعنی قیامت کے دن تیرے کام آئے گی۔ (طبرانی کبیر)

یعنی پل صراط پر تیری سواری بنے گی

ترازو کے نیک اعمال کے پلڑے میں اس کی ہر چیز رکھی جائے گی۔

ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی

اور ذبح کے وقت قطرۂ خون زمین پر گرنے سے پہلے مقامِ قبولیت کو پہنچ جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ وغیرہ)

حجامت بنوانا

حج اور عمرہ سے فارغ ہوکر حاجی حجامت کراتے ہیں ۔ حدیث میں ہے : ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے ۔ ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ۔ (طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے : تیرا بال قیامت کے دِن نور ہو گا ۔ (طبرانی کبیر)

طوافِ وداع

حج سے فارغ ہو کر وطن واپس آتے ہوئے بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں اسے طوافِ وداع کہتے ہیں ۔ حدیث میں ہے :

سب کاموں سے فارغ ہو کر جب حاجی طوافِ وداع کرتا ہے تو فرشتہ نازل ہو کر اس کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے : تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے ۔ اب آئندہ نئے سرے سے عمل شروع کر دے ۔

(طبرانی کبیر)

دوسری حدیث میں ہے :

اے حاجی ! جب تو طوافِ وداع کرتا ہے تو ایسا پاک ہو جاتا ہے ، جیسا ماں کے شکم سے پیدا ہونے کے دن تھا ۔

یہ تمام بشارتیں اس خوش نصیب حاجی کے لیے ہیں جس کا حج رضاءِ الٰہی اور سنّتِ نبوی کی برکات اور تجلّیات سے معمور اور منوّر ہو ۔

اَللّٰھُمَّ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا ط

لہ لیکن یاد رہے کہ حجامت خلافِ شریعت نہ ہو ورنہ پورا حج ضائع ہونے کا خطرہ ہے ۔ ۱۲

مناسکِ حج

اس مضمون میں مناسکِ حج کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے یعنی حاجی گھر سے چل کر واپس آنے تک جو کچھ کرتا ہے اس کا ترتیب وار بیان ہو گا، اِنشاءاللہ واللہُ وَلِیُّ التَّوفِیقِ ط

سفر کا مسنون طریقہ

سفر کا دن نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم جمعرات کو سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔ "پسند فرماتے تھے" کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعرات کا دن بہتر ہے ورنہ دوسرے دنوں میں سفر جائز ہے۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے لیے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ۲۶ ذی قعدہ سنہ ۱۰ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور ۴ ذوالحج بروز اتوار قبل دوپہر مکّہ مکرمہ تشریف لائے۔ گویا یہ تمام سفر ۹ روز میں طے ہوا۔

سفر کا وقت نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم عموماً دن کے پہلے حصّہ میں سفر شروع فرماتے۔

سفر بصورت جماعت جماعتی صورت میں سفر کرنا بہتر ہے اور باعثِ خیر و برکت ہے۔ نیز خرچ میں کفایت ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے سکھ دُکھ میں شریک رہتے ہیں۔ نماز باجماعت پڑھنا نصیب ہوتا ہے وغیرہ

حدیث میں ہے: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنا لیں جماعت اسی صورت میں بنتی ہے کہ سب ایک کے ماتحت ہوں۔ پس اس مبارک سفر کو ہر طرح مسنون طریق پر طے کرنا چاہیے۔ زندگی میں بار بار ایسا پُرعظمت اور

پُر برکت سفر نصیب نہیں ہوتا۔

گھر سے روانگی کا عمل

پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ حدیث میں ہے : انسان نے اپنے اہل کے پاس دو رکعت سے بہتر کوئی شے نہیں چھوڑی

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھیں۔

گھر سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد۔ ترمذی)

مَیں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں نے اللہ پر توکل کیا گناہ سے پھرنا اور نیک عمل کی توفیق مِلنا صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے

رخصت کرنے کی دُعا

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ (ابوداؤد)

تمھارے دین اور امانت اور اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

سفر کے وقت وصیّت

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ مُشْرِفٍ (ترمذی)

تقویٰ الٰہی اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَر کہنا لازم پکڑو اور نیچے اُترتے وقت سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا چاہیے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

رخصت کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ

یااللہ! اس مسافر (حاجی) کے لیے سفر کی دُوری کو کم کردے اور اس پر سفر آسان کر دے

جنگل کی سواری کی دُعا

سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، پھر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دُعا پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاَطْوِلَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ

(مسلم۔ مسند احمد۔ ابوداؤد)

وہ پاک ذات ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ یااللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے اعمال کا سوال کرتے ہیں۔ یااللہ! ہمارے اس سفر کو آسان فرما اور اس سفر کی دُوری

کو لپیٹ دے۔ یا اللہ! تو اس سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دیکھنے غم سے اور بُرے رجوع سے اہل میں اور مال میں

دریا کی سواری کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (ابن سنی)

اللہ کے نام سے اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہٗ قدر نہیں کی

بستی میں داخلہ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا (حصن حصین)

اے اللہ! ہمیں اس بستی کا پھل نصیب فرما اور اس کے رہنے والوں کو ہماری محبّت عطا فرما اور ہمیں اس بستی کے نیک لوگوں کی محبّت سے سرفراز فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا

یا اللہ! میں تجھ سے بستی اور اس بستی میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس بستی کی بُرائی اور جو چیز اس میں ہے اس کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

کسی بستی میں اُترنے کی دُعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)

مَیں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

رات کو کسی مقام پر اُترنے کی دُعا

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللهُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدٍ مِّنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (ابوداؤد)

اے زمین! میرا تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور جو تجھ پر چلتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں شیر سے اور زہریلی چیز سے سانپ، بچھو سے اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور جو کچھ اس نے جنا ہے اس کے شر سے

سحری کے وقت کی دُعا

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ (مسلم)

سُننے والے نے سُن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کے اچھے انعامات جو اس نے کئے ہیں۔ یا اللہ! ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل فرما۔ ہم آگ

سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑتے ہیں۔

صبح و شام کی دعائیں

شام کی دُعا

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (مسلم)

اللہ کے لیے ہم نے اور تمام مُلک نے شام کی۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! اس رات کی بھلائی اور جو اس رات میں ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں اس رات کے شر سے اور جو چیز اس میں ہے اس کے شر سے۔

یا اللہ! مَیں پناہ پکڑتا ہوں سُستی سے اور زیادہ بڑھاپے سے اور بڑھاپے کی برائی سے اور دُنیا کی آزمائش سے اور عذابِ قبر سے۔

صبح کی دُعا

صبح کی دعا بھی یہی ہے۔ صرف اَمْسَيْنَا وَ

اَمْسیٰ الْمُلْكُ کی جگہ " اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ "
پڑھنا چاہیے۔

حج، عُمرہ اور ان کے میقات کا بیان

میقات کی دو قسمیں ہیں :

(۱) زمانی (۲) مکانی

میقاتِ زمانی : ان مہینوں کو کہتے ہیں جن میں حج کے لیے اِحرام باندھا جاتا ہے۔

میقاتِ مکانی : اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے اِحرام باندھا جاتا ہے۔

میقاتِ زمانی

حج کو عموماً لوگ جانتے ہیں کہ زیارتِ بیت اللہ کی خاص صُورت ہے جس میں بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں۔ عُمرہ کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ عُمرہ بھی زیارتِ بیت اللہ کی خاص صورت ہے جس میں کئی کام کرنے پڑتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حج میں کچھ زیادہ کام کرنے پڑتے ہیں اور عُمرہ مختصر ہے

نیز حج کے مہینے مقرر ہیں جن کو میقاتِ زمانی کہتے ہیں :

شوّال ذیقعد ذوالحج

اور عُمرہ سال بھر میں کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ حج، عُمرہ کی ابتداء میقات سے ہوتی ہے۔

میقاتِ زمانی سے پہلے رمضان المبارک وغیرہ میں حج کا احرام صحیح نہیں، جیسے وقت سے پہلے نماز نہیں ہوتی[1]

ابنِ جریرؒ نے ابنِ عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ حج کا احرام ان مہینوں کے علاوہ صحیح نہیں۔

اگر کوئی عازمِ حج ان مہینوں میں پہلے میقات سے گزرے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے۔

میقات مکانی اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔ زیارتِ بیت اللہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے والے کو احرام باندھے بغیر اس جگہ سے آگے جانا جائز نہیں۔ وہ مقام ہر ملک کے لیے الگ الگ ہیں۔

- **یَلَمْلَمْ** —— اہلِ یمن کے لیے — یہ ایک گول پہاڑ ہے، سطح سمندر سے دو ہزار فٹ بلند ہے۔ یلملم پرانا نام ہے۔ آج کل سعدیہ کے نام سے مشہور ہے۔
- **قرن المنازل** — اہلِ نجد کے لیے — مکہ سے جانبِ مشرق ایک پہاڑی ہے جو میدانِ عرفات سے نظر آتی ہے۔
- **ذاتِ عِرق** — اہلِ عراق کے لیے — یہ ایک بستی ہے اور اس

[1] اگر کہا جائے کہ عرفات اور مزدلفہ میں، نیز سفر میں اور بارش وغیرہ میں نماز جمع کرنی جائز ہے تو یہ وقت پر نہ ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شرعًا ان کا یہی وقت ہے۔

کے قریب ایک پہاڑ ہے جس کا نام عرق ہے۔ اس کی مناسبت سے اس بستی کا نام ذاتِ عرق ہے۔

● ذوالحلیفہ ـــ اہلِ مدینہ کے لیے ـــ یہاں ایک کنواں ہے جو بئرِ علی رض کے نام سے مشہور ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسی مقام سے احرام باندھا تھا۔ حکومتِ سعودیہ نے یہاں ایک عالیشان مسجد تعمیر کی ہے۔ پانی وغیرہ کا بہترین انتظام ہے۔

● جُحفہ ـــ اہلِ شام کے لیے ـــ یہ ایک غیر آباد ویران بستی[1] ہے جو رابغ کے قریب ہے۔ عموماً لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں۔ اس جگہ سے احرام باندھنا رابغ سے احرام باندھنا سمجھا جاتا ہے۔

پہلے تین مقام مکّہ مکرمہ سے قریباً چالیس پینتالیس کوس ہیں اور جحفہ قریباً ستّر کوس ہے۔ ذوالحلیفہ مدینہ منوّرہ سے قریباً چھ کوس اور مکّہ مکرمہ سے تین سو کوس ہے۔

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے

---

[1] آج کل یہاں کافی آبادی ہے ۱۲

هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ (بخاری)

یہ میقات ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے لیے مقرر ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو دنیا کے کسی خطہ سے مکّہ مکرمہ آتے ہوئے ان میقات سے گزریں۔ چنانچہ اہلِ پاکستان اور اہلِ ہند عموماً یمن کی طرف سے جاتے ہیں۔ وہ یلملم سے احرام باندھتے ہیں۔

میقات سے اندر والوں کا احرام

جو لوگ ان مقامات سے اندر مکّہ مکرمہ کی طرف ہیں وہ اپنی قیام گاہ سے، یہاں تک کہ مکّہ مکرمہ کے باشندے مکّہ مکرمہ سے احرام باندھیں۔ (بخاری مسلم)

حج کی تین قسمیں

۱ تَمَتُّع میقات پر صرف عُمرہ کا احرام باندھیں۔ مکّہ مکرمہ پہنچ کر طوافِ بیت اللہ شریف اور سعی صفا مروہ کے بعد احرام کھول دیں اور ذوالحج کی آٹھ تاریخ کو دوبارہ احرام باندھیں۔ یہ حج تمتّع ہے۔

۲ اِفراد میقات پر صرف حج کا احرام باندھیں۔ مکّہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف اور سعیٔ صفا مروہ کریں۔ احرام نہ کھولیں۔ ذی الحج کی دس تاریخ یعنی عید کے دن تک حج کے تمام ارکان پورے کرنے کے بعد احرام کھولیں۔ اس کو حجِ اِفراد کہتے ہیں۔

۳ قِران میقات پر حج اور عُمرہ دونوں کا احرام باندھیں۔ مکّہ مکرمہ

پہنچکر طوافِ بیت اللہ اور سعی صفا مروہ کریں۔ احرام نہ کھولیں ذی الحج کی دسویں تاریخ تک حج کے تمام ارکان پورے کر کے پھر احرام کھولیں۔ اس کو حج قِران کہتے ہیں۔

حج قِران اور تمتع میں قربانی ضروری ہے، اِفراد میں ضروری نہیں۔

کون سا حج افضل ہے اس میں اختلاف ہے کہ حج کی تین قسموں سے کون سا حج بہتر ہے۔

شافعیہ کے نزدیک اِفراد بہتر ہے بشرطیکہ حج سے فارغ ہو کر عُمرہ کرے۔ حنفیہ کے نزدیک قِران افضل ہے۔ بعض اہلحدیث تمتّع کو افضل کہتے ہیں۔

ہماری تحقیق یہ ہے کہ قِران اور تمتع اِفراد سے بہتر ہیں۔ اگر احرام باندھ کر قربانی ساتھ لائے تو قِران تمتع سے افضل ہے۔ اگر قربانی ساتھ نہ لائے تو قِران اور تمتع میں کوئی ایسا فرق نہیں۔ ہاں کسی قدر ہمارا میلان اِفراد کی طرف ہے۔ ہم نے یہ بحث لکھی تھی مگر اللہ کی تقدیر یہ مسوّدہ لاکھوں کے کتب خانہ سمیت مشرقی پنجاب کے فسادات میں نذرِ آتش ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احرام اور اس کے باندھنے کا طریقہ

احرام حج اور عُمرہ کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے:۔

مرد کا احرام جب میقات پر پہنچیں تو پہلے اپنے کپڑے اُتار دیں اور اچھی طرح غسل کر کے دو چادریں پہن لیں۔
ایک کو تہبند بنائیں

ایک کو اوڑھ لیں

سر ننگا رہے۔ یہ چادریں سفید اور بغیر سلی ہوں تو بہتر ہے۔ اس موقع پر خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے۔

عورت کا احرام عورت غسل کرے۔ خوشبو استعمال نہ کرے۔ اپنے کپڑے بدستور پہنے رہے یا نئے پہن لے۔ صرف برقعہ اُتار دے۔ اس کی جگہ چادر لے اور منہ ننگا رکھے۔ جب کوئی بیگانہ مرد سامنے آئے تو منہ ڈھانپ لے۔

چادریں پہننے کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر حج یا عُمرہ یا دونوں کی نیت کر کے لَبَّیْکَ پکارنا شروع کر دیں۔

عورت پست آواز سے کہے۔

نیّت کے الفاظ

نیت کے مطابق زبان سے الفاظ بولنا شروع کر دیں۔ عُمرہ کی نیت ہو تو لَبَّیْكَ عُمْرَةً کہنا چاہیے۔

یا اللہ! مَیں حاضر ہوں، عمرہ کر رہا ہوں

حج کی نیّت ہو تو لَبَّیْكَ حَجًّا اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ حَجًّا

کہنا چاہیے۔ نیت کے ساتھ الفاظ اس لیے بولنے چاہئیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس موقع پر نیت کے ساتھ الفاظ بھی ارشاد فرمائے تھے۔ احرام باندھتے ہوئے نیّت کے ساتھ الفاظ بولنا مسنون ہے۔

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّیْكَ پکارنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ ۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں یا اللہ

میں حاضر ہوں

تیرا کوئی شریک نہیں ۔

میں حاضر ہوں

بیشک سب تعریف اور نعمت اور سارا مُلک تیرے ہی لیے ہیں

تیرا کوئی شریک نہیں ۔

نوٹ : تلبیہ کے مسنون الفاظ اور بھی ہیں ۔ اگر یاد ہوں تو وہ بھی پڑھ سکتے ہیں

تلبیہ کب تک جاری رہے سارے سفر میں بیت اللہ شریف پہنچنے تک تلبیہ جاری رہنا چاہیے ۔ اگر کوئی اور ذکر کرنا یا قرآن مجید پڑھنا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں ۔ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں ۔ جب بند کریں تو یہ دُعا پڑھیں ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَسْئَلُكَ
الْعَفْوَ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ (شافعی)

اے اللہ ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنّت کا سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کے طفیل آگ سے عافیت مانگتا ہوں ۔

ممنوعاتِ احرام

احرام میں بیوی کا بوسہ لینا

شہوت سے چھونا

بنظرِ شہوت دیکھنا

خِطبہ (منگنی) کرنا

نکاح کرنا، کرانا

خوشبو استعمال کرنا

جنگلی شکار کرنا

حاجی کی کوئی گری شے اُٹھانا (جس کا سال تک اعلان نہ ہو سکے)

اس قسم کے جملہ کام ممنوع ہیں۔ ہاں، مُوذی اشیاء احرام میں قتل کرنی جائز ہیں جن کا "حرمِ مکّہ" کے بیان میں ذکر آتا ہے، لیکن جُوں حرمِ مکّہ میں مار سکتے ہیں البتہ احرام کی حالت میں اس سے پرہیز چاہیے۔

حرمِ مکّہ مکرّمہ

مکّہ شریف کے گرد و نواح کئی میلوں تک کی جگہ کو "حرمِ مکّہ" کہتے ہیں۔

حکومتِ سعودیہ نے بڑے بڑے نشانات قائم کر کے حدود مقرر کر دیے ہیں۔ جدّہ سے چل کر جب مکّہ مکرمہ دس میل رہ جاتا ہے تو اس کے سامنے کئی گز لمبی چوڑی اُونچی دو دیواریں آتی ہیں۔ اس طرف سے یہی حرم کی حد ہے۔

حرم کا احترام

[۱] حرم کا گھاس [۲] یا درخت کاٹنا [۳] یا شاخ توڑنا [۴] اس میں شکار کھیلنا بلکہ شکاری جانور کا عمدًا اپنی جگہ سے بھگانا حرام ہے۔

ہاں مُوذی اشیاء جیسے سانپ، بچھو، چھپکلی، کوّا، شیر، بھیڑیا وغیرہ مارنا جائز ہے۔

اسی طرح گھاس کی قسموں سے "اِذخر" نامی گھاس کاٹ سکتے ہیں (مشکوٰۃ)

حدِ حرم کی زمین سے گھاس یا درخت کاٹنا یا شاخ توڑنا اس شخص کو منع ہے جو مالک نہ ہو۔ مالک اپنی مِلک میں جس طرح چاہے تصرّف کر سکتا ہے کیونکہ مِلک سے مقصود ہی تصرّف ہے۔

حرم میں داخل ہونے کی دُعا

حرم میں داخل ہونے کی دُعا نہ حدیث میں آئی ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے لیکن ابنِ جماعۃ نے امام احمدؒ سے قریباً یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَاَمْنُكَ فَحَرِّمْنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَاءِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ (ایضاح للنووی مع حاشیہ ابن حجر ہیثمی)

یا اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے۔ پس مجھے آگ پر حرام کر دے اور جس روز تو اپنے بندوں کو قبروں سے اُٹھائے مجھے اپنے عذاب سے رہائی بخش اور مجھے اپنے فرماں برداروں اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما

مکّہ مکرمہ اور مسجدِ حرام میں داخلہ

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مکّہ مکرمہ میں جس جانب سے چاہے داخل ہو جائز ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ "بئرِ طویٰ" کی جانب سے داخل ہو۔ یہ ایک کنواں ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صبح کو اس مقام میں غُسل فرمایا۔ پھر جنّتِ مُعلّٰی (قبرستان مکّہ مکرمہ) کی طرف سے داخل ہوئے۔ "بئرِ طویٰ" سے

جب بیت اللہ شریف کو روانہ ہوتے ہیں تو تھوڑی دُور پہنچ کر دو راستے ہو جاتے ہیں۔ اُن سے بائیں طرف چل کر باھر جنّتِ معلّٰی سے ہوتے ہوئے سیدھے باب السّلام پر پہنچیں۔ باب السّلام مسجدِ حرام کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اس طرف سے مسجدِ حرام میں داخل ہوئے تھے۔

مکّہ مکرمہ اور مسجدِ حرام میں داخلہ

مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے کی دُعا کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔ اس لیے وہی دُعا پڑھیں جو عموماً ہر بستی میں داخل ہونے کے وقت پڑھی جاتی ہے جو گزشتہ صفحات میں درج ہو چکی ہے۔

مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے کی دُعا

اس کے لیے بھی کوئی خاص دُعا نہیں آئی۔ پس وہی دُعا پڑھیں جو عام طور پر مسجدوں میں داخل ہونے کے وقت پڑھی جاتی ہے یعنی

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی کیفیت

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی کیفیت وہی ہے جو عام مسجدوں کی ہے یعنی دایاں پاؤں پہلے رکھتے ہیں اور بایاں پیچھے، اور نکلتے وقت اس کا اُلٹ کرتے ہیں، اور جوتا پہنتے اور اُتارتے وقت بھی ایسا ہی کرے یعنی پہلے دایاں پاؤں پھر بایاں اور اُتارتے وقت اس کے برعکس کرے۔

مساجد کے لیے خاص نہیں جوتا پہننے یا اُتارنے کی یہ کیفیت مسجدِ حرام

یا عام مساجد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مسجد غیر مسجد سب جگہ اسی طرح کرے۔ احادیث میں عام آیا ہے۔

رؤیت بیت اللہ اور اس کی دُعا

باب السلام سے داخل ہو کر جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھیں، جیسا کہ ابن جریرؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّبِرًّا وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا (مناسک ابن تیمیہؒ)

یا اللہ! اس گھر کو شرافت، بزرگی، عزت، ہیبت اور نیکی میں زیادہ کر اور حج یا عمرہ کرنے والوں میں سے جس نے اس گھر کی شرافت اور تکریم کی اس کو شرافت اور بزرگی میں زیادہ کر

اصل مسجد حرام اور باب بنو شیبہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مسجد حرام صرف مطاف (طواف کی جگہ) تک تھی جس کا فرش اب سنگ مرمر کا ہے[1]۔

اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں کچھ اضافہ کیا گیا۔ ان کے بعد دیگر شاہان اسلام نے اس کو بہت وسیع کر دیا۔ اب حکومت سعودیہ نے کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اس کو پایۂ کمال تک پہنچا دیا۔

---

[1] آج کل سعودی حکومت نے مطاف میں ایسا پتھر لگا دیا ہے جو گرم نہیں ہوتا۔ ع۔ ر۔

ایک حرم ــــ چار مصلّے

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر میں ایک ہی مصلّٰی قائم فرمایا تھا جس کا بیان قرآن مجید میں ہے : وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

زمانۂ نبوی میں ، صحابہ کرامؓ اور اس کے بعد تابعین ، تبع تابعین کے دور میں بیت اللہ شریف میں ایک ہی امام کی اقتداء میں نماز پڑھی جاتی تھی۔ آخر چوتھی پانچویں صدی میں تقلید کا فتنہ پیدا ہوا تو ان لوگوں نے اللہ کے گھر کی عظمت و حرمت کی ذرا پروا نہ کی اور شاہانِ چراکسہ نے مقلدین کے لیے ایک حرم میں چار مصلّے الگ الگ کھڑے کر دیے۔

افسوسناک منظر یہ منظر کتنا افسوسناک تھا کہ خدا کے پیارے گھر میں ، اسلام کے مرکز میں چار مصلّوں پر علیحدہ علیحدہ نماز باجماعت ہوتی تھی اور چاروں مذاہب والے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ یہ بدعت طویل عرصہ تک جاری رہی۔

حکومتِ سعودیہ کا عظیم کارنامہ

اللہ تعالیٰ حکومتِ سعودیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ حرمین شریفین کی خدمت اور حُرمت کے نمایاں کارناموں میں سرفہرست اس کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ اس نے بیت اللہ شریف کو چار مصلّوں کی بدعت سے ہمیشہ کے لیے پاک کر دیا اور ان مصلّوں کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ اب اللہ کے گھر میں

ایک ہی مصلّی ہے جو ربّ العالمین نے قائم فرما کر حکم فرمایا

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

اللہ تعالیٰ کا بے حساب و بے پایاں شکر ہے کہ اب تمام دُنیا کے مسلمان

بیت اللہ شریف میں

ایک ہی امام کی اقتدا میں

ایک ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

کوئی شخص الگ جماعت نہیں کراسکتا اب کوئی شخص بیت اللہ شریف میں علیٰحدہ

جماعت کرانے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ

مدینہ منوّرہ مسجدِ نبوی میں بھی ایک ہی امام کی اقتدا میں نماز پڑھی جاتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شمعِ روحانی کی ضوفشانی تاقیامت جاری رکھے۔ آمین۔

بئر زمزم کے قریب مقامِ ابراہیم کے سامنے اصل دیواروں کے بغیر دروازہ بنا ہوا ہے۔ اصل مسجدِ حرام کا دروازہ یہی ہے۔ اس کو باب بنو شیبہ کہتے ہیں۔ باب السّلام سے سیدھے اس دروازے کو آئیں۔ اس سے داخل ہو کر حجرِ اسود کا رُخ کریں۔ اگر چاہیں تو اس دروازے میں داخل ہوتے وقت وہی دُعا پڑھیں جو مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جاتی ہے کیونکہ اصل مسجدِ حرام یہی ہے۔ اس کی دیواریں ہٹا دی گئی ہیں۔ دروازہ قائم ہے[1]۔

حجرِ اَسْوَد کا اَستلام اور اس کی دُعا

حجرِ اَسْوَد بیت اللہ شریف کے مشرقی کونے میں چاندی کے خول کے اندر ہے۔ باب بنو شیبہ سے داخل ہو کر حجرِ اسود کی طرف آئیں۔ اس کو چھوئیں،

---

[1] حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں یہی نقشہ تھا لیکن آجکل کافی تبدیل ہو چکا ہے
(حافظ عبدالقادر روپڑی)

بوسہ دیں اور یہ دُعا پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اگر ہجوم کی وجہ سے حجرِ اسود کو چھُونا یا بوسہ دینا مشکل ہو تو ہاتھ کا اشارہ کرکے ہاتھ کو چُوم لینا کافی ہے یا چھڑی لگا کر اس کو چُوم لینا[1] کافی ہے۔

جس شے سے اشارہ کیا جائے یا چھوا جائے اسکو چومنا

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہؓ فرماتے ہیں : میں نے طواف کے وقت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ ہجوم کی وجہ سے چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوتے اور پھر اس چھڑی کو بوسہ دیتے[1]۔

طواف کی تین قسمیں

طوافِ بیت اللہ کی تین قسمیں ہیں

طوافِ قدوم عرفات جانے سے پہلے مکّہ مکرمہ آتے ہی جو طواف

ا؎ بعض علماء کا خیال ہے کہ " جس شے سے اشارہ کیا گیا ہو اس کو چومنا غیر مسنون ہے۔" لیکن علامہ قسطلانیؒ نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے چھڑی سے اشارہ کرکے اس کو چُوما۔ امام نوویؒ نے **المجموع** میں اور **الایضاح** میں اور ابن الصلاح نے اپنی تصنیف **منسک** میں بیان کیا ہے کہ چُومنا اور چھونا مشکل ہو تو کسی شے سے اشارہ کرکے اُس شے کو چومنا کافی ہے جس سے اشارہ کیا گیا۔ اندریں صورت اس چومنے کو غیر مسنون کہنا صحیح نہیں۔ (تلمیذ حضرت محدّث روپڑیؒ)

کرتے ہیں وہ طواف قدوم ہے۔

طوافِ افاضہ جو عرفات سے واپس آ کے کرتے ہیں اسکو طوافِ افاضہ اور طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

طوافِ وداع جو اپنے وطن کو واپس آتے ہوئے کرتے ہیں اس کو طوافِ وداع کہتے ہیں۔

طوافِ اِفاضہ وقوفِ عرفات کی طرح حج کا رُکن ہے۔ باقی دو طواف رُکن نہیں۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے کوئی شخص اگر مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکے اور سیدھا عرفات آجائے تو اس کا حج ہو جائے گا۔

رمل — اور — اضطباع

رمل : طوافِ قدوم میں پہلے تین چکروں میں رمل کریں، یعنی کندھے ہلاتے ہوئے ذرا تیز چلیں جیسے پہلوان چلتا ہے اور باقی چار چکروں میں حسبِ معمول آہستہ چلیں۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے اور یہ "رمل" صرف طوافِ قدوم میں ہے باقی میں نہیں۔

اِضطِباع : احرام کی اوپر کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے لاکر اس کی دونوں طرفیں بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ طواف کے وقت ایسا کرنا مسنون ہے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔

نوٹ : عورت پر رمل اور اضطباع نہیں۔

طوافِ بیت اللہ کا طریقہ اور اس کی دُعا

حجرِ اَسود کو چھونے اور بوسہ دینے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کی جانب بیت اللہ

کے گرد چکر لگانا شروع کر دیں۔ حجرِ اسود سے شروع کر کے حجرِ اسود تک طواف کا ایک چکر ہے۔ اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ اس کو طوافِ بیت اللہ کہتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود سے طواف شروع فرماتے اور اسی پر ختم فرماتے

طواف کے ہر چکر میں جب حجرِ اسود کے سامنے آئیں اس کو بوسہ دیں[1] اور یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تنبیہ: دورانِ طواف مسنون دعاؤں کے سوا کوئی دنیاوی بات نہ کریں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا درسِ توحید

حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا چھونا اس کی عبادت نہیں کہا جاتا۔ یہ محبت کی علامت ہے۔ مثلاً والدین کا اولاد کو بوسہ دینا یا بزرگوں کا چھوٹے بچوں کو پیار کرنا اور بوسہ دینا کون عقلمند اس کو عبادت کہے گا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے جو ارشاد فرمایا وہ توحیدِ ربانی کا ایسا لازوال درس ہے جو اسلامی تاریخ میں تاقیامت روشن رہے گا۔

---

[1] آج کل کئی حاجی طواف کے ہر چکر میں حجرِ اسود کے سامنے ٹھہر کر اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہیں۔ شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں۔ اس سے طواف میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اس کو چھونا یا اس کی طرف اشارہ کرنا، جو کام آسانی سے ہو سکے وہ کرتے ہوئے گزر جائیں (ع۔ ر)

عابس بن ربیعہؓ فرماتے ہیں : میں نے حضرت فاروق اعظمؓ کو دیکھا وہ حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے تھے اور ان کی زبان پر یہ کلمات تھے

يَا حَجَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ (بخاری۔ مسلم)

اے حجرِ اَسْود! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی نقصان۔ اگر میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپؐ تجھ کو بوسہ دیتے تھے تو میں ہرگز تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔

حضرت فاروقِ اعظمؓ کا یہ فرمانِ عالی شان رُشد و ہدایت کا مینار ہے۔

اے کاش! وہ لوگ خلیفۂ ثانی کے اس فرمان کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں جو مختلف "درباروں" مختلف "مزاروں" مختلف "آستانوں" مختلف "سرکاروں" اور مختلف "عرسوں" میں "حاضریاں" دیتے ہیں اور "عقیدت" کے وہ رنگ دکھاتے ہیں جو اسلامی تعلیم اور ہدایت کے سراسر منافی ہیں۔

رُکن یمانی کو صرف چھونا ہے

جب رُکنِ یمانی کے برابر آئیں تو اس کو صرف چھونا ہے۔ بوسہ ہرگز نہ لیں۔ یہ خلافِ سنت ہے۔ ہجوم کی وجہ سے چھونا مشکل ہو تو کوئی حرج نہیں۔ طواف جاری رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیا اور رُکن یمانی کو صرف چھوا۔

رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسوَد کے درمیان دُعا

رُکنِ یمانی کے برابر آئیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

رُکنِ شامی اور رُکنِ عراقی

ان کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ چھوتے ہیں۔

کسی اور مقام کو بوسہ دینا یا چھونا

حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا چھُونا اور رکن یمانی کو صرف چھونا چاہیے۔ اس کے علاوہ بیت اللہ شریف کے کسی اور مقام کو بوسہ دینا یا چھونا جائز نہیں۔

اگر کوئی حاجی جوشِ محبّت اور عقیدت سے کوئی خلافِ سنت حرکت کرے گا تو خطرہ ہے کہ اس کا حج ضائع ہو جائے۔

حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے درمیان اور چکروں کے باقی حصّہ میں ان دعاؤں کے علاوہ اور مسنون دعائیں یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں۔

امام شافعیؒ نے قرآن مجید پڑھنے کی بھی اجازت دی ہے۔

طواف کے چکّر

حج کی مسنون دعائیں ہم نے لکھ دی ہیں۔ بعض رسالوں میں ہر چکّر کی بڑی لمبی چوڑی دعائیں لکھی ہیں۔ سنّت نبویؐ میں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ اتّباعِ سنّت میں خیر و برکت اور اللہ کی رحمتیں جمع ہوتی ہیں۔ اپنی طرف سے اضافہ کرنا کوئی نیکی اور خوبی نہیں۔

عورت کیسے طواف کرے عورت بھی مرد ہی کی طرح طواف کرے اور صفامروہ کی سعی کرے۔ مردوں میں مل جل کر طواف نہ کرے۔ کنارے ہو کر چلے۔

مریض سواری پر طواف کر سکتا ہے مریض مرد ہو یا عورت سواری پر طواف کر سکتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز اور دُعا

طواف بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پڑھتے ہوئے مقامِ ابراہیمؑ کی طرف آئیں۔ مقامِ ابراہیمؑ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی دیوار تعمیر کرتے تھے۔ یہ پتھر بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے ایک کوٹھری میں مقفّل ہے۔ اس کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کر کے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر کثرتِ ہجوم کی وجہ سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز نہ پڑھی جا سکے تو مسجدِ حرام میں جہاں پڑھی جا سکے وہیں پڑھ لیں۔ اسی کو طواف کی نماز کہتے ہیں۔ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھیں۔ پھر یہ دُعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَاِنَّكَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَاَرْضِنِيْ بِمَا

قَضَيْتَهُ عَلَيَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ! تو میرا ظاہر اور باطن جانتا ہے۔ پس میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت کو تو جانتا ہے پس میری مانگی چیز مجھے عنایت فرما۔ میرے دل میں جو ہے تو اس کو جانتا ہے۔ پس میرے گناہ بخش دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو دل میں رچ جائے اور سچا یقین یہاں تک میں سمجھ لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے۔ اور اُس پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں جو تو نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے یا ارحم الراحمین۔

آبِ زمزم

نماز اور دُعا کے بعد آبِ زمزم قبلہ رُخ کھڑے ہو کر خوب سیر ہو کر پینا اور پیتے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّرِيًّا وَّشِبَعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّاغْسِلْ بِهٖ قَلْبِيْ وَامْلَأْهُ مِنْ حِكْمَتِكَ (ابن ماجہ و مغنی ابن قدامہ)

لے بخاری، مسلم میں حدیث ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ (مشکوٰۃ باب الاشربہ، فصل اول)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمزم کے پانی کا ڈول لایا آپؐ نے وہ پانی کھڑے ہو کر پیا (عبدالقادر روپڑی)

اللہ کے نام سے ، اے اللہ ! اسے ہمارے لیے علم نفع دینے والا اور رزق وسیع اور سیر ہونا اور پیٹ بھرنا اور ہر بیماری سے شفاء اور اس پانی کے ساتھ میرے دل کو دھودے اور اپنی حکمتوں سے بھر دے ۔

حضرت ابن عباسؓ آب زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاۤءً مِّنْ كُلِّ دَاۤءٍ (ترغیب الترہیب)

اے اللہ ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم ، رزق وسیع اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں ۔

طواف یعنی سعی صفا مروہ اور اسکی دُعا

مقام ابراہیمؑ سے فارغ ہو کر حجرِ اسود کو بوسہ دیں اور مسجدِ حرام باب الصفا سے باہر نکلیں ۔ نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور دایاں پیچھے اور جوتا پہلے دایاں پہنیں پھر بایاں[1] ، اور مسجد سے نکلنے کی یہ دُعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

پھر صفا مروہ پہاڑی پر پہنچیں جو باب الصفا سے چند قدم کے فاصلے پر ہے ۔ صفا پہاڑی کے قریب پہنچ کر یہ پڑھیں ۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۤئِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ

بیشک صفا مروہ اللہ کے نشانات سے ہیں ۔ مَیں اس شے کے ساتھ شروع

---

[1] اب عمارت ایسی بن گئی ہے کہ جوتا پہننے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی (ع ۔ ر)

کرتا ہوں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔

پھر صفا پر چڑھ کر یہ کلمات کہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (مشکوٰۃ)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ واحد کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے سب جماعتوں (کافروں) کو شکست دی۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھیں جو مؤطا میں ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ وَاَنْ تَتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا (ایضاح مع حاشیہ ہیثمی)

اے اللہ! تو نے (اپنی کتاب میں) فرمایا ہے اور تیرا فرمان سچا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، اور تو وعدہ خلافی نہیں کرتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی ہدایت کی

ہے وہ مجھ سے نہ چھین اور نہ مجھے اسلام کی حالت میں فوت کرنا۔

مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن

اس کے بعد پہاڑی مروہ کی طرف چلیں۔ صفا و مروہ کے درمیان مروہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب دو سبز نشان ہیں جن کو مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن کہتے ہیں۔ جب پہلے نشان کے قریب پہنچیں، چھ سات ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو دوڑنا شروع کریں۔ جب دوسرے نشان کے قریب پہنچیں تو دوڑنا ترک کر دیں اور بدستور چلیں یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر پہنچیں اور مروہ پر بھی وہی کلمات اور دُعا پڑھیں جو صفا پر پڑھی تھی۔

صفا مروہ کے درمیان کی دُعا

صفا مروہ کے درمیان دوڑتے وقت یہ دُعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ (بیہقی)

اے میرے رب مجھے بخش اور رحم فرما پس تو بہت عزت والا اور بہت بزرگ ہے۔

اور آہستہ چلتے وقت بھی یہ دُعا پڑھ سکتے ہیں۔ پھر مروہ سے لوٹ کر صفا پر آئیں، دوڑنے کی جگہ دوڑیں اور چلنے کی جگہ چلیں۔ صفا پر پہنچ کر دو پھیرے ہوئے اس طرح سات پھیرے پورے کریں جن کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر۔

ان سات چکروں کا نام صفا مروہ کی سعی ہے۔ یہاں پہنچ کر حجِ تمتّع کی نیّت سے جن حاجیوں نے صرف عُمرہ کا احرام باندھا تھا بفضلِ خدا اُن کا عُمرہ پورا ہو گیا

حج تمتع والے احرام کھول دیں

اگر آپ نے میقات پر پہنچ کر حج تمتع کا احرام باندھا ہے تو عُمرہ کے بعد اِحرام کھول دیں، حجامت بنوالیں، کپڑے بدل لیں، خوشبو وغیرہ لگائیں

حج قران اور افراد والوں کا حکم

اگر آپ نے میقات پر پہنچ کر صرف حج کا یا حج اور عُمرہ دونوں کا احرام باندھا ہے تو پھر آپ عُمرہ کے بعد بدستور احرام کی حالت میں رہیں۔ کوئی نیک شغل جاری رکھیں۔ ذکر کریں، تلاوتِ قرآن مجید، نماز، طواف وغیرہ میں مصروف رہیں ہر طرح آپ محتاط رہیں۔

اگر حج تمتع کی صورت میں عُمرہ کر کے آپ اِحرام کھول چکے ہیں تو بھی نیک شغل کا سلسلہ جاری رکھیں۔

۸ ذی الحجہ یوم التّرویہ — منٰی کو روانگی

جب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ آئے اور آپ اِحرام کھول چکے ہوں تو حج کے لیے مکّہ مکرّمہ سے نیا اِحرام باندھ کر اور اگر پہلا اِحرام قائم ہے تو اسی کے ساتھ صبح ہی منٰی کو (جو مکّہ معظمہ سے تین کوس کے فاصلے پر ہے) جانے کی تیاری کریں۔

خلافِ سنّت بعض لوگ ذوالحجہ کی ساتویں تاریخ کو منٰی جانے کی تیاری کر لیتے ہیں۔ یہ خلافِ سنّت ہے۔

ے عورت پر میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا نہیں۔ وہ حسبِ معمول اپنی رفتار سے چلیں۔

منٰی میں پانچ نمازیں

ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ویں ذی الحج کی فجر۔ یہ پانچ نمازیں منٰی میں پڑھیں۔

نمازِ قصر ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں منٰی میں قصر پڑھیں۔ مغرب اور فجر کی نماز قصر نہیں ہوتی۔

۹ ذی الحجہ میدانِ عرفات

ذوالحجہ کی نو ۹ تاریخ کو منٰی میں فجر کی نماز پڑھ کر میدانِ عرفات کی تیاری کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے نہ پہنچیں۔ عرفات مکہ معظمہ سے ۹ کوس کے فاصلہ پر ہے اور منٰی سے تقریباً چھ کوس۔ عرفات کو جاتے ہوئے مقام مزدلفہ آتا ہے۔ وہاں پہنچ کر عرفات کی طرف دو راستے جاتے ہیں۔

ایک راستے کا نام جو دائیں جانب ہے ضَبّ ہے۔

دوسرے کا نام مَازِمَیْن ہے۔

آپ ضَبّ کے راستے سے جانے کی کوشش کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راہ سے گئے تھے۔

مسجدِ نمرہ میں نماز

میدانِ عرفات کے متصل ایک عالیشان مسجد ہے۔ غسل کے بعد اس مسجد میں امام کے ساتھ ظہر، عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت جمع و قصر ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھی جائیں۔ یہ متفقہ مسئلہ ہے۔

مکہ مکرمہ کے لوگ دوگانہ پڑھیں یا پوری نماز پڑھیں اس میں اختلاف ہے مگر ترجیح دوگانہ ہی کو ہے، خواہ مکّہ کے حاجی ہوں یا کسی دوسرے مُلک کے۔

وقوفِ عرفات

وقوف کے معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ ظہر، عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد میدانِ عرفات میں داخل ہوکر اللہ کی یاد میں مشغول ہوں۔ قرآن مجید پڑھیں، مسنون ذکر، استغفار، دُعا کریں۔

اگر ہوسکے تو جبل رحمت پر پہنچیں۔ یہ میدانِ عرفات میں کالے رنگ کے پتھروں کا ایک پہاڑ ہے۔ امیرِ حج اکثر یہیں ٹھہرتے ہیں۔ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسی جگہ وقوف فرمایا تھا۔ سورج غروب ہونے تک یہی مشغلہ رہے۔

عرفات میں وقوف حج کا بڑا اور اصل رُکن ہے۔ یہ وقت نہایت عاجزی میں گزارنا چاہیے۔

عرفات کی دُعا

میدانِ عرفات میں ہر قسم کی دُعا کرسکتے ہیں خواہ قرآن مجید میں ہو یا حدیث میں۔ مندرجہ ذیل دُعا خصوصیت سے آئی ہے۔

ترمذی میں ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ

رَبِّ تُرَاثِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
وَسَاوِسِ الصُّدُوْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ
فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّقَلْبِیْ نُوْرًا۔ اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ
وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیْحُ وَشَرِّ
بَوَائِقِ الدَّهْرِ۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ۔ اِنَّمَا الْخَیْرُ
خَیْرُ الْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
اَللّٰھُمَّ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! تیرے لیے تعریف ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور اس سے بہتر جو ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ! میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت تیرے لیے ہے۔ میرا رجوع تیری طرف ہے تو ہی میرا وارث ہے۔ یا اللہ! قبر کے عذاب سے، سینوں کے وسوسوں اور کام کی پریشانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ! جس چیز کو ہوا لاتی ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور جس چیز کو ہوا لاتی ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا

ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لیے ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! میرے کان اور آنکھ اور دل میں نور بھر دے۔ یا اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میں پناہ مانگتا ہوں سینے کے وسوسوں کام کی پریشانی اور عذابِ قبر سے۔ یا اللہ! جو چیز رات اور دن میں داخل ہوتی ہے اس کے شر سے اور جس کو ہوا اڑاتی ہے اس کے شر سے اور زمانہ کے حوادث کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ حاضر ہوں یا اللہ! حاضر ہوں۔ آخرت کی بھلائی تمام بھلائیوں سے بہتر ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کے لیے حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، بادشاہی اور حمد اللہ کے لیے ہے۔ یا اللہ! اس حج کو خالص کر اور گناہوں کو بخشا ہوا کر دے

نوٹ: اختصار کے پیشِ نظر صرف یہ دعا درج کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو دعا آپ چاہیں کریں کہ یہ مقام قبولیتِ دعا کا ہے۔

عرفات سے واپسی مزدلفہ میں ایک رات

اِفاضہ کے معنی لوٹنے کے ہیں۔ عرفات سے سورج غروب ہونے کے بعد مقامِ مزدلفہ کی طرف لوٹیں۔ مزدلفہ اور عرفات کے درمیان قریباً چار کوس کا فاصلہ ہے۔

مزدلفہ میں تین نمازیں مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں بلکہ واپس مزدلفہ پہنچ کر مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کر کے امام کی اقتداء میں ادا کریں اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑھ لیں اور بہتر ہے کہ عرفات سے واپسی ماذمین

کے راستے ہو۔ چنانچہ بعض روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستہ سے واپس ہوئے۔ (مغنی ابن قدامہ)

مشعر الحرام میں دُعا

بہتر یہ ہے کہ وہاں کی مسجد سے جنوب کی جانب مشعر الحرام ایک چھوٹا سا ٹیلہ ہے اس پر جا کر دُعا کریں۔ وہاں ایک چھوٹا سا چبوترہ بنا ہوا ہے وہ بھی مشعر الحرام کا حصہ ہے یہاں مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ایک اذان اور اقامت کے ساتھ جمع اور قصر پڑھیں

۱۰ ذی الحجہ منیٰ کو واپسی

فجر کی نماز اور دُعا کے بعد جب اچھی طرح روشنی ہو جائے لیکن سورج طلوع نہ ہوا ہو تو منیٰ کی طرف لوٹیں۔ منیٰ وہاں سے دو کوس سے کچھ کم ہے

وادی محسّر جب وادیٔ محسّر میں پہنچیں جو مزدلفہ کی طرف منیٰ کا کنارہ ہے اس میں ذرا تیز چلیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تیز گزرے تھے کیونکہ وہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے تھے۔

کنکر کہاں سے اور کتنے اُٹھائیں

وادیٔ محسّر سے جمروں کو مارنے کے لیے بادام جتنے یا کچھ چھوٹے بڑے ستر یا انچاس کنکر اٹھائیں۔ اگر منیٰ میں تیرھویں تاریخ تک ٹھہرنا ہو تو ستر اٹھائیں ورنہ انچاس۔ احتیاطاً ستر اٹھانے بہتر ہیں کیونکہ بعض دفعہ پہلے تیرھویں تک ٹھہرنے کا ارادہ نہیں ہوتا پھر ہو جاتا ہے۔

یوم النحر

آج صرف جمرہ عقبیٰ کو زوال سے پہلے پہلے سات کنکر مارتے ہیں۔ باقی تین دن (گیارہویں، بارہویں، تیرہویں) بعد زوال تینوں جمروں کو سات سات کنکر مارتے ہیں۔ یہ تین روز کے کُل ۶۳ ہوئے اور دسویں تاریخ کے سات۔ یہ کُل ستّر ہو گئے۔

ایسا نہ کریں بعض لوگ یہ کنکر مزدلفہ سے اُٹھا لیتے ہیں، ایسا نہ کریں۔ یہ خلافِ سنّت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم وادیٔ محسّر سے کنکر اٹھاتے تھے۔ اس وادی سے گزر کر دائیں ہاتھ کو پہاڑ کے ساتھ ساتھ ایک راستہ آتا ہے۔ اس راہ سے ہوتے ہوئے جمرۃ العقبہ پر پہنچ کر تلبیہ بند کر دیں۔ یہ گڑا ہوا پتھر ہے۔ اس کے سامنے سے ذرا ہٹ کر نیچی جگہ اس طرح کھڑے ہوں کہ دایاں ہاتھ قبلہ کی جانب ہو۔ اس جمرے کو ایک ایک کر کے سات کنکر ماریں۔ ہر کنکر کے ساتھ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں۔ اس سے فارغ ہو کر قربانی کریں مگر یہ قربانی منیٰ کی حدود میں ہو، خواہ کسی جگہ ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کریں۔ اس کے بعد اِحرام کھول دیں، حجامت وغیرہ کرائیں۔ سر مُنڈانا کترانے سے افضل ہے۔

عورت کو سر مُنڈانا منع ہے۔ وہ اپنی چوٹی کے بالوں سے صرف ایک پور کے برابر کترا لے۔ جو لوگ خلافِ شرع حجامت کرائیں وہ اپنے حج کی فکر کریں۔

جو اشیاء حالتِ احرام میں منع تھیں اِحرام کھولنے کے بعد جائز ہیں۔ غسل کریں، کپڑے بدلیں، خوشبو وغیرہ استعمال کریں مگر بیوی کے پاس جانا جائز نہیں۔

طوافِ افاضہ

یہ مسئلہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ طوافِ افاضہ وقوفِ عرفات کی طرح حج کا رکن ہے، باقی دو طواف رکن نہیں۔ منٰی میں قربانی وغیرہ سے فارغ ہو کر کپڑے بدلنے کے بعد مکہ شریف جلدی پہنچ کر بدستورِ سابق طوافِ افاضہ کریں مگر اس میں اضطباع نہیں کیونکہ احرام کھول دیا گیا ہے، احرام کے کپڑے باقی نہیں اور رمل کی بھی ضرورت نہیں۔

ہاں! اگر طوافِ قدوم کے بعد صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کیا ہو تو مجاہد تابعی اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ طوافِ افاضہ میں رمل کریں لیکن اگر نہ کریں تو ضروری نہیں۔

اس کے بعد مقامِ ابراہیمؑ پر بدستور دو رکعت نماز پڑھیں۔

آبِ زمزم

پھر زمزم کا پانی پئیں۔ پانی پیتے وقت جس قسم کی آپ نیت کریں خدا تعالیٰ پوری کرے گا۔ کسی بیماری سے شفا یا علم وغیرہ کی۔

آبِ زمزم پینے کی کیفیت اور دعا پہلے بیان ہو چکی ہے۔

اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان حسبِ سابق طواف کریں مگر اس (صفا مروہ کے درمیان) طواف کی ضرورت دو صورتوں میں ہے۔ ایک یہ کہ میقات پر پہنچ کر صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو اور مکہ مکرمہ پہنچ کر طوافِ بیت اللہ اور طوافِ صفا مروہ کر کے حلال ہو گئے ہوں اور آٹھویں ذی الحج کے لیے نئے سرے سے احرام باندھا ہو۔ دوسری صورت یہ کہ حج عمرہ دونوں کا یا صرف حج کا احرام باندھا ہو، اور

وقت کی کمی کی وجہ سے طواف کا موقع ہی نہ ملا، یا ملا ہو لیکن طوافِ قدوم کے بعد صفا مروہ کا طواف نہ کیا ہو۔

ترتیب منیٰ میں ذی الحج کی دسویں تاریخ کو چار کام کریں

(۱) پہلے جمرۃ العقبہ کو کنکر ماریں (۲) پھر قربانی کریں (۳) حجامت وغیرہ کرائیں (۴) بیت اللہ شریف پہنچ کر طوافِ افاضہ کریں۔

اگر ان امور میں ترتیب قائم نہ رہے تو کوئی حرج نہیں۔

جمرے مارنا

طوافِ افاضہ سے فارغ ہو کر اسی روز منیٰ کو لوٹ جائیں اور وہاں تین دن گزاریں۔ تینوں روز آفتاب ڈھلے تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں ماریں، اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں۔

جمرہ اَدنیٰ پہلے جمرہ ادنیٰ کو جو مسجد خیف کے قریب ہے اس کی جانبِ جنوب یا جانبِ مشرق کھڑے ہو کر سات کنکر ماریں۔ پھر جانبِ شمال سے ہو کر قبلہ کی طرف جمرے سے ذرا آگے بڑھیں اور قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ دعا کوئی متعین نہیں جو چاہیں کریں۔

جمرہ وُسطیٰ پھر جمرہ وسطیٰ کو جو جمرہ ادنیٰ کے قریب ہے بدستور سات کنکر ماریں۔ کنکر مارتے وقت جانبِ جنوب مغرب میں کھڑے ہوں۔ پھر قبلہ کی طرف آگے بڑھ کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔

جمرہ عقبیٰ پھر جمرہ عقبیٰ کو ماریں جیسے عید کے دن مارا تھا اور اس کے پاس نہ ٹھہریں، اور دُعا کی اجازت نہیں ہے۔

تین روز گیارہویں، بارہویں، تیرہویں اسی طرح ماریں۔ اگر ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کو مار کر واپس آنا چاہو تو بھی اجازت ہے۔ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ (پ۲۔ بقرہ)

مقامِ مُحَصَّب اگر ہو سکے تو مکہ شریف کو واپس آتے وقت مقام محصب میں (جس کو ابطح بھی کہتے ہیں) رات گذاریں جو منیٰ سے مکہ شریف جاتے ہوئے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر دائیں طرف پڑتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کو واپس تشریف لے جاتے ہوئے یہاں ٹھہرے تھے۔ اس کے گرد چھوٹی چھوٹی دیوار ہے۔ اور سڑک کے کنارے ایک عظیم الشان عمارت ہے اور وہاں دو کنویں ہیں۔ ایک دیوار کے اندر بے آباد ہے دوسرا باہر جو آباد ہے۔ اس کے آخر ( ) کی شکل کا چھوٹا سا حوض اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے بنا ہوا ہے۔ اس پر ان دنوں میں پانی نکالنے کے لیے بادشاہ کی طرف سے مشین لگ جاتی ہے[1]۔

حج پورا ہو گیا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاجی کا حج پورا ہو گیا۔

طوافِ وداع حج سے فارغ ہو کر جب حاجی واپسی کا ارادہ کریں تو بیت اللہ شریف کا طواف کریں تاکہ ان کے سفر کا آخری وقت بیت اللہ کی زیارت ہو۔ اس آخری طواف کو طوافِ وداع کہتے ہیں۔ جس عورت کو حیض یا نفاس آتا ہو وہ طوافِ وداع نہ کرے۔ وہ اس حکم سے الگ ہے۔ اسکے لیے تخفیف کر دی گئی ہے۔ (بخاری، مسلم)

اُلٹے پاؤں چلنا طوافِ وداع سے فارغ ہو کر الٹے پاؤں چلنے کا کوئی حکم نہیں۔ یہ خواہ مخواہ کی مصیبت ہے بلکہ بدعت ہے۔

---

[1] اب یہ سارا نقشہ بدل گیا ہے۔ (ع۔ر)

عُمرہ

عُمرہ صرف دو کاموں کا نام ہے۔

(۱) طوافِ بیت اللہ (۲) طوافِ صفا مروہ

طوافِ بیت اللہ شریف کے ساتھ مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز بھی ہے۔

تمتع والے کا عُمرہ تو الگ ادا ہو گیا

اور قران والا حج کے ساتھ ادا کرے گا

اِفراد والا اگر عمرہ ادا کرنا چاہے تو حج سے فارغ ہونے کے بعد کر سکتا ہے۔ اگر حج کے مہینوں سے پہلے اس سال یا گزشتہ سالوں میں حج کے ساتھ یا حج سے الگ اس نے عمرہ نہیں کیا تو اس سال حج سے فارغ ہو کر عمرہ ضرور کریں کیونکہ یہ بھی ایک ضروری شے ہے۔ اگرچہ حج سے اس کا درجہ کم ہے لیکن بہت سے علماء اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اس لیے ادا کرنا ضروری ہے۔

مکّہ مکرمہ میں قبولیّتِ دُعا کے خاص مقامات

مکّہ مکرمہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر خصوصیت سے دعا قبول ہوتی ہے

۱۔ طوافِ بیت اللہ کے دوران

۲۔ ملتزم کے پاس (مُلتَزَم کعبہ کی دیوار کا وہ حصّہ ہے جو رکن حجرِ اسود اور

۳۔ بیت اللہ شریف کے درمیان ہے)

۴۔ بیت اللہ کے پرنالے کے نیچے

۵۔ بیت اللہ کے اندر

۶۔ زمزم کے پاس (پانی پینے کے وقت)

۶۔ صفا پر (جب سعی کرنے لگیں)

۷۔ مروہ پر (جب سعی کرنے لگیں)

۸۔ طوافِ صفا مروہ میں

۹۔ مقامِ ابراہیمؑ پر طوافِ بیت اللہ کی دو رکعت پڑھنے کے وقت

۱۰۔ عرفات میں

۱۱۔ مزدلفہ میں

۱۲۔ منٰی میں

۱۳۔ جمروں کے پاس (سوائے جمرہ عقبہ کے)

واپسی کی دُعا

شہر یا گاؤں میں واپس آنے کے وقت یہ دُعا پڑھیں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

لے بیت اللہ کی شمالی جانب میں قریباً دس ہاتھ جگہ ہے جس پر چھوٹی چھوٹی دیوار ہے اس کو حطیم بھی کہتے ہیں اور حِجر بھی۔ طواف کا چکر اس کے باہر باہر ہوتا ہے۔ اس کے چھ ہاتھ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ قریش نے جب بیت اللہ تعمیر کیا تو کمی خرچ کی وجہ سے اس طرف سے چھ ہاتھ چھوٹا کر دیا۔ اگر کوئی شخص اس حصہ میں دُعا کرے یا نماز پڑھے تو وہ بیت اللہ کے اندر ہی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی آرزو کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حطیم میں پڑھ لے یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے ۱۲ منہ

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اسی کے لیے عبادت اور سجدہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچا کر دیا اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی

نوٹ : واپسی کے وقت جنگل کی سواری اور دریا کی سواری کی دعائیں وہی ہیں جو پچھلے صفحات میں گزر چکی ہیں۔ اسی طرح کسی بستی میں داخل ہونے اور کسی مقام میں اُترنے کی دعائیں ، رات اور سحری کی دعائیں ، صبح شام کی دعائیں سب گزر چکی ہیں۔ البتہ جنگل کی سواری کی دعامیں یہ کلمات زیادہ کرنے چاہئیں۔ شروع میں زیادہ کریں یا آخر میں۔ مگر بظاہر آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ زیادتی کا محل اکثر اخیر ہوتا ہے۔

مسئلہ اپنے شہر یا گاؤں میں پہنچ کر مکان میں جانے سے پہلے قریب کی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھیں

نوٹ : حاجی چونکہ اللہ کی طرف سے مغفور ہوتا ہے اس لیے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ لوگوں کو چاہیے کہ اس کے گھر پہنچنے سے پہلے ملاقات کریں ، دعا کرائیں۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق بخشے کہ وہ زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہو کر اپنے گناہوں اور خطاؤں کو بخشوائے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ

نصیحت حج کے تمام مناسک و احکام ترتیب وار بیان کر دیے گئے ہیں حجاج کرام کو چاہیے کہ اس کے مطابق فریضۂ حج ادا کریں کیونکہ یہ مبارک سفر بار بار

میسّر نہیں آتا اس لیے پوری کوشش سے موافق سنت ادا کرنا چاہیے۔

نیز حاجی کو یہ سمجھنا چاہیے کہ مَیں مکہ مکرمہ میں تجدیدِ توبہ کر چکا ہوں اس کو کبھی نہ توڑوں گا۔ صبح شام استقامت و اطاعت و خاتمہ بالایمان کی دعا مانگتے رہیں۔ صغائر اور کبائر تمام گناہوں سے کلّی پرہیز کریں تاکہ آپ کا حج مجروح نہ ہو۔ حج سنّت کے مطابق ادا کرنا اور پھر اس کو قائم رکھنا دونوں مشکل کام ہیں۔

اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

متفرق مسائل متعلقہ حج و عمرہ

۱ حج عمر میں ایک دفعہ فرض ہے اور عمرہ میں اختلاف ہے۔ کوئی فرض کہتا ہے کوئی نفل۔ لیکن انسان حج کو جائے تو عمرہ بھی ضرور کرے تاکہ اختلاف سے نکل جائے۔ اگر قران یا تمتع کا احرام باندھے تو پھر الگ عمرہ کی ضرورت نہیں ورنہ حج کے بعد عمرہ کرے اور عمرہ کا احرام مکہ سے باہر نکل کر باندھے

موضع تنعیم موضع تنعیم سے احرام باندھنا بہتر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دوسری امہات المؤمنین کو میقات پر پہنچ کر تمتع کا احرام بندھوایا تھا اور تمتع میں عمرہ کا احرام علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھا جاتا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو طوافِ بیت اللہ سے پہلے ماہواری آ گئی اور حالتِ حیض میں طوافِ بیت اللہ منع ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسی حالت میں تھیں کہ حج کی تاریخ آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے

یعنی عمرہ کے کام چھوڑ دے اور اسی عمرہ کے احرام میں حج کی نیت کر لے۔ اس کے بعد عرفات کو گئیں۔ عرفات سے واپسی پر عید کے دن تک پاک ہو گئیں۔ طوافِ افاضہ کیا۔ حج ادا ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرے حج کے ساتھ تیرا عمرہ بھی پورا ہو گیا" کیونکہ عمرہ کا احرام کھولا نہیں تھا بلکہ تمتع سے ہٹ کر قران کی نیت کر

لی تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خیال ہوا کہ میں نے دوسری بیویوں کی طرح علیحدہ عُمرہ کا احرام باندھا تھا اس لیے علیحدہ عُمرہ بہتر ہے ۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی آرزو پوری کرتے ہوئے ان کے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ساتھ بھیج کر تنعیم سے عُمرہ کرا دیا ۔

اب عام طور پر لوگ اس عُمرہ کو ضروری سمجھتے ہیں ۔ یہ ڈبل غلطی ہے ۔ حالانکہ تمتّع یا قِران کی صورت میں عُمرہ پہلے ادا ہو چکا ہے ۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے لیے یہ عُمرہ ضروری نہیں تھا جنھوں نے عُمرہ کی نیّت سے احرام باندھا تھا تو دوسروں کے لیے کیسے ضروری ہو سکتا ہے ۔

عُمرہ جب چاہے کرے

ہاں ! ویسے عُمرہ کی ممانعت نہیں ۔ جب چاہے انسان کر سکتا ہے ۔ (خواہ پہلے عُمرہ کیا ہوا ہو) مگر ضروری سمجھنا یا اس خیال سے کرنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے کیا تھا ـــــ یہ صحیح نہیں ـــــ

ہاں ! کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی طرح تمتّع کا احرام باندھا ہو اور پھر عُمرہ رہ گیا ہو تو وہ موضع تنعیم سے احرام باندھ کر عُمرہ کر سکتا ہے ۔

۲ تمتع یا قران والے پر قربانی ضروری ہے ۔ اِفراد والے پر ضروری نہیں ۔ ہاں جو حج کی حالت میں گھر میں قربانی ہوتی ہے وہ ضروری ہے ۔ خواہ وہاں حج میں کر دے یا گھر والوں کو کہہ جائے وہ گھر میں کر دیں ۔

قربانی کی طاقت نہ ہو تو . . .

قِران اور تمتع والا اگر قربانی کی طاقت نہ رکھے تو اس کے ذمّے دس

روزے ہیں۔ تین حج کے دنوںلہ میں رکھے اور سات واپس آکر رکھے۔ حج کے دنوں سے عید کا دن اور بعد کے تین دن بچا لے کیونکہ ان دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے۔ یہ قربانی اور روزے کا حکم اہلِ مکّہ پر نہیں۔ نہ تمتع اور قِران والوں کو ان کی ضرورت ہے کیونکہ وہ بارہ ماہ عُمرہ کر سکتے ہیں۔ ہاں! حج کے دنوں میں عُمرہ ان کے لیے منع نہیں لیکن قربانی اور روزوں کا بوجھ ان پر نہیں پڑے گا۔

۳ حِجّ بدل

حج دوسرے کی طرف سے بھی ہو جاتا ہے خواہ قریبی ہو یا غیر قریبی مگر اس میں شرط یہ ہے کہ پہلے اپنا حج کیا ہوا ہو اور جس کی طرف سے حج کرنا ہو وہ معذور ہو سفر نہ کر سکتا ہو یا فوت ہو گیا ہو۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرض حج کو بمنزلہ قرض قرار دیا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا حکم مالی عبادت کا ہے اور مالی عبادت دوسرے کی طرف سے ہو جاتی ہے، خواہ فرض ہو یا نفل۔ صرف اتنی بات ہے کہ پہلے اپنے فرض سے ہلکا ہونا ضروری ہے۔

۴ عورت بغیر محرم کے یا خاوند کے سفر نہیں کر سکتی۔ ظاہر احادیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ یا قافلہ کے ساتھ سفر کر سکتی ہے کیونکہ محرم کی یا خاوند کی شرط کرنے سے مقصد فتنہ سے بچاؤ ہے۔

لہ حج کے دنوں سے مراد احرام کی حالت ہے۔ پس تمتع والے کو چاہیے کہ روزوں کی صورت میں آٹھویں کی بجائے چھٹی ذی الحجہ کو احرام باندھے تاکہ نویں تک اس کے تین روزے پورے ہو جائیں۔ بلکہ چاہیے کہ پانچویں ذی الحجہ سے باندھے تاکہ نویں تاریخ بھی روزے سے بچ جائے کیونکہ حاجی کے لیے عرفہ (نویں) کا روزہ منع ہے ۱۲ منہ

سو وہ عورتوں کے ساتھ یا قافلہ کے ساتھ ہونے سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ خاوند یا محرم کے ساتھ ہی کرے کیونکہ سواری پر اترنے چڑھنے کے وقت آیا ایسی تنگی کے موقع پر جہاں دوسرے کے ہاتھ لگنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں خاوند یا محرم ہی کام دے سکتا ہے۔

۵ بچے اور غلام کا حج

بچے اور غلام کا حج بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نفل ہوتا ہے۔ بالغ اور آزاد ہو جانے کے بعد دوسرا حج ان پر فرض ہو گا (کیونکہ پہلے حج کے وقت ان میں فرضیت کی اہلیت نہیں تھی)۔

۶ گودی کا بچہ

گودی میں بچہ ہو تو اس کا بھی حج ہو جاتا ہے لیکن لَبَّيْكَ اس کی طرف سے دوسرا پکارے گا کیونکہ حدیث میں مطلق بچہ آیا ہے۔ چھوٹے بڑے کی کوئی شرط نہیں مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ ایک عورت نے بچہ اٹھا کر پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس کا حج ہے؟ فرمایا: ہاں۔ لیکن ثواب تجھے ملے گا۔ بچہ اگر خود احکامِ حج ادا کرے تو اس کا احرام (کپڑے وغیرہ) بالغ کی طرح چاہیے۔ اگر گودی میں ہو تو اس کی پابندی مشکل ہے۔ اس لیے جس طرح ہو سکے ادا کرا دیا جائے۔

۷ قرض سے حج

قرض اٹھا کر حج کو جانا منع ہے (حوالہ مذکورہ)۔ اگر ادائیگی کا سامان وسعت فراخی کے ساتھ موجود ہو، جیسے عام طور پر کاروبار میں ہوتا ہے کہ اِدھر لیا اُدھر دیا، اس

قسم کا قرض حج کے لیے منع نہیں، بلکہ اس حالت میں حج فرض ہے۔
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرضیت کا مدار اس پر رکھا ہے کہ بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی طاقت ہو اور حدیث شریف میں اس کی تفسیر — خرچ اور سواری — کے ساتھ کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے آدمی کو سواری اور سفر خرچ کا انتظام آسان ہے کوئی مشکل نہیں۔ پس اس قسم کا قرض صورتاً قرض ہے حقیقت میں قرض نہیں اور یہ اس قرض میں داخل نہیں ہوگا جو حج کے لیے منع ہے۔

۸ حج کے مہینے

عمرہ بارہ مہینے ہو سکتا ہے اور حج کے تقریباً تین مہینے ہیں:

۱۔ شوال ۲۔ ذیقعدہ ۳۔ ذی الحجہ : ان تین مہینوں میں احرام باندھ سکتا ہے۔ یہ حج کے لیے میقاتِ زمانی ہیں۔ اگر اس سے پہلے رمضان المبارک وغیرہ میں احرام باندھے تو وہ درست نہیں، جیسے وقت[1] سے پہلے نماز نہیں ہوتی۔

۹ احرام کے لیے جو میقات مقرر ہیں جن کا ذکر صفحہ نمبر ۲۹ میں گزر چکا ہے وہ میقات مکانی ہیں۔ ان سے پہلے بھی احرام باندھ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ گھر سے بھی احرام باندھ سکتا ہے۔ چنانچہ بعض روایتوں میں آیا ہے لیکن میقات سے باندھنا بہتر ہے (مغنی ابنِ قدامہ) ہاں بیت المقدس سے احرام باندھنے کی فضیلت آئی ہے کہ اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (فصل رابع مشکوٰۃ)

---

[1] اگر کہا جائے کہ عرفات میں، مزدلفہ میں، سفر میں اور بارش میں نماز جمع کرنی جائز ہے تو وقت پر نہ ہوئی۔ اسکا جواب یہ ہے کہ شرعاً یہ بھی ان کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی فرمائی ہے۔

۱۰ حج کے رُکن

دو چیزیں بالاتفاق حج کے رکن ہیں کیونکہ ان کے بغیر حج کا وجود نہیں ہوتا۔
(۱) ایک وقوفِ عرفات میں ٹھہرنا (۲) دوم عید کے دن کا طواف جسے طوافِ اِفاضہ یا طوافِ زیارت کہتے ہیں (۳) اور احرام[۱] کو بعض رکن کہتے ہیں بعض شرط[۲]۔ لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ احرام کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ سب کا متفقہ مسئلہ ہے کہ کوئی شخص احرام میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔ اگر حج کا دارومدار احرام پر نہ ہوتا تو حج کے فاسد ہونے کے کچھ معنی نہیں۔

ان تین کے علاوہ حج میں کوئی شے رہ جائے خواہ بھول کر یا دانستہ تو اس سے حج فوت نہیں ہوگا۔ ہاں دم دینا پڑے گا یعنی جانور قربانی دینا پڑے گا، خواہ بکری، دُنبہ ہو یا گلئے اونٹ جس میں قربانی کے شرائط ہوں۔ چنانچہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جو شخص مناسکِ حج سے کچھ چھوڑ دے اس پر دَم ہے۔
(تلخیص الجبیر۔ باب المیقات)

اسی طرح کسی مجبوری کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ گزر کر باندھا یا خوشبو[۳] لگائی

---

[۱] احرام میں دو چیزیں رُکن ہیں: ایک حج یا عمرہ کی نیت دوسرے تلبیہ
[۲] رکن اور شرط میں فرق یہ ہے کہ رکن داخل ہوتا ہے جیسے نماز کے لیے رکوع سجدہ وغیرہ۔ اور شرط خارج ہوتی ہے جیسے نماز کے لیے وضو اور سترِ عورت وغیرہ۔ ۱۲ منہ
[۳] تیل اگر خوشبودار نہ ہو تو اس کا کوئی ہرج نہیں، اور سرمہ اگر سیاہ نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عورت کے لیے مہندی بھی اسی حکمِ جواز میں ہے۔

یا احرام میں حجامت[1] کرائی

یا دستانے پہنے

یا مردنے سر ڈھانک لیا

یا عورت نے غیر محرم کے سامنے نہ ہونے کی حالت میں چہرہ ڈھانک لیا

یا برقعہ پہن[2] لیا

یا مردنے جوتا موجود ہوتے ہوئے موزے[3] پہن لیے

یا تہہ بند ہوتے ہوئے پائجامہ پہن لیا

---

[1] اگر ناخن ٹوٹ کر لٹکتا ہو اور اس کو توڑ کر علحدہ کر دیا ہو تو اس کا کوئی ہرج نہیں کیونکہ یہ حجامت نہیں۔ اس طرح اگر ایک دو بال اُکھڑ جائیں تو اس کا بھی کوئی ہرج نہیں۔ ہاں احتیاطاً ایک مُد (چوتھائی ٹوپہ) دے دینا اچھا ہے، جیسے حسن بصریؒ وغیرہ سے مروی ہے اور عطاؒ وغیرہ سے ہر بال کے عوض ایک مٹھی آٹا وغیرہ مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو مغنی ابن قدامہ)

[2] اب عام رواج ہے کہ چہرے کی جگہ تیلیں یا جالی دار پنکھا لگا ہوا برقعہ پہنا جاتا ہے تاکہ کپڑا چہرے کو نہ لگے۔ حالانکہ برقع منع ہے۔ پھر یہ مسئلہ کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اگرچہ بعض اسکے قائل ہیں اور مغنی ابن قدامہ میں بعض حنبلیوں سے بھی نقل کیا ہے لیکن ثبوت اس کا کوئی نہیں۔ اگر چھتری یا سائبان وغیرہ پر قیاس کیا جائے تو بھی صحیح نہیں کیونکہ چھتری وغیرہ بالکل علیحدہ شے ہے اور یہ پنکھا تو برقع میں ہوا ہے

[3] جوتا نہ ہونے کی صورت میں مرد کو موزوں کی اجازت ہے مگر شرط ہے کہ ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر جوتے کی شکل بنائے اور عورت کے لیے بغیر کاٹے درست ہے عورت جرابیں بھی پہن سکتی ہے اور عورت و مرد کے لیے کمر میں ہمیانی باندھنی درست ہے جس میں روپے پیسے ہوتے ہیں، خواہ سِلی ہوئی ہو ۱۲ منہ

یا اس قسم کی کوئی اور خلاف ورزی کی تو ان سب صُورتوں میں دم[1] دینا پڑے گا۔ اور بیماری کی وجہ سے رہ گیا تو بھی قربانی پڑے گی مگر احرام نہ کھولے بلکہ صحت کے بعد عمرہ کر کے حلال ہو جائے۔

اگر عُمرہ نہ بھی کر سکے تو خیر! مجبوری ہے، پھر کبھی موقع پا کر کرے۔ لیکن قربانی ہر صورت میں دے گا، خواہ عُمرہ کرنے کا موقع ملے یا نہ۔ ہاں! اگر احرام باندھنے کے وقت شرط کر لے کہ یا اللہ! جہاں تو مجھے روک دے وہیں حلال ہو جاؤں گا تو پھر اس کے لیے قربانی وغیرہ کچھ نہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ نفلی حج کا حُکم ہے۔ اگر فرض حج ہو تو آئندہ سال حج کرنا پڑے گا اور یہی حکم عُمرہ کا ہے۔

اگر دشمن کی وجہ سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ غرض اس قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں دم ہے لیکن جو بات فضیلت اور زیادہ ثواب کے لیے ہو جیسے:

احرام کے وقت غسل کرنا

یا وقوفِ عرفات سے پہلے غسل کرنا

یا لبّیک بلند آواز سے پکارنا

یا تلبیہ ختم کرتے وقت جنّت اور اللہ کی رضا وغیرہ کا سوال ترک کر دینا۔

یا دوسرے موقع کے ذکر اذکار میں کمی بیشی یا کوتاہی ہو جانا۔ غرض اس قسم کے فضیلت والے کام رہ جائیں تو اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں۔

---

[1] خلاف ورزی کی صورت میں جو دم دینا پڑتا ہے اس کی جگہ تین روپے صدقہ مسکینوں کو دے دے تو بھی جائز ہے۔

مثلاً عید والے دن چار کام ہوتے ہیں

۱۔ جمرے مارنا

۲۔ قربانی کرنا

۳۔ سر منڈانا یا کترانا

۴۔ طوافِ اِفَاضَہ کرنا

یہ چاروں کام ضروری ہیں اور اسی ترتیب سے ادا ہونا چاہیے۔

○ اگر ان میں سے کوئی رہ جائے تو دم ہے

○ ان کی ترتیب میں فرق پڑ جائے تو معافی ہے۔

مثلاً سر پہلے منڈا لے یا کترا لے اور قربانی بعد کرے ۔ یا ۔ طواف پہلے کر لے اور جمرے بعد مارے ۔ اس طرح آگے پیچھے ہو جائے یعنی ترتیب بدل جائے تو حدیث میں ہے: کوئی ہرج نہیں۔

اسی طرح اگر جمرے مارنے میں شام ہو جائے تو رات کو مار لے۔ اس کا بھی کوئی ہرج نہیں۔

طوافِ افاضہ بھی کسی عذر کی وجہ سے رات تک مؤخر ہو جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ اور اگر عورت کو حیض آجائے یا نفاس والی ہو جائے تو یہ پاک ہونے کے بعد طواف کرے گی خواہ کتنی تاخیر ہو جائے۔

ہاں! بیماری عذر نہیں کیونکہ بیمار سواری پر یا پالکی اور ڈولی میں طواف کر سکتا ہے۔ البتہ زیادہ مجبوری ہو جائے تو وہ حیض اور نفاس والی کے حکم میں ہو سکتا ہے

○ اسی طرح طوافِ وداع ضروری ہے لیکن حیض اور نفاس والی کو معاف ہے

یا جو شخص ان کی طرح مجبور ہو اسکو بھی معاف ہو سکتا ہے۔

۱۱ حیض والی کو مسجد میں داخل ہونا منع ہے اور بیت اللہ مسجدِ حرام میں ہے۔ نیز طواف باوضو ہوتا ہے۔ اس لیے حیض والی عورت بیت اللہ کا طواف نہ کرے، نہ صفا مروہ کے درمیان سعی (طواف) کرے، کیونکہ یہ سعی بیت اللہ کے طواف کے تابع ہے۔

اگر ذی الحج کی نویں تاریخ تک پاک نہ ہو تو پھر عرفات کو چلی جائے۔ سارے کام کرے۔ جب پاک ہو تو طواف وسعیٔ صفا مروہ کرے، خواہ عید کے دن پاک ہو یا بعد۔
اسی طرح کوئی شخص تنگیٔ وقت کی وجہ سے مکہ شریف پہنچ کر طوافِ قدوم نہیں کرسکتا اور خطرہ ہے کہ حج فوت ہو جائے تو وہ بھی سیدھا عرفات کو چلا جائے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص نویں ذی الحجہ کو دن میں یا عید کی رات پو پھٹنے سے پہلے عرفات میں ٹھہر گیا تو اس نے حج پالیا۔
بہرصورت اصل حج کی ابتدا عرفات سے ہوتی ہے۔ بیت اللہ کا طواف (قدوم) اور سعیٔ صفا مروہ پہلے رہ جائے تو حج فوت نہیں ہوتا۔

۱۲ **عورت پر رمل نہیں**

عورتوں پر رَمَل اور اضطباع نہیں۔ صفا مروہ کے درمیان دوڑنا نہیں بلکہ چلنا ہے —— اور اس پر سر منڈانا بھی نہیں البتہ کترانا ہے۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا قول ہے کہ کم از کم ایک پور (انگلی کے سرے) قدر کترانا کافی ہے۔ (مغنی ابن قدامہ)

۱۳ صفحہ ۳۷ میں گزر چکا ہے کہ محرم کے لیے موذی اشیاء کا قتل

جائز ہے جن میں سے چند چھوٹی بڑی وہاں ذکر ہوئی ہے۔

چیل، چوہا، بچھو وغیرہ کا ذکر نہیں ہوا۔ سو ان کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ جوں لیکھ میں ذرا شبہ[1] ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ پرہیز رکھا جائے۔ اگر قتل ہو جائے تو مٹھی (یا کم و بیش) آٹے وغیرہ کا صدقہ کر دے۔

جن اشیاء کا قتل منع ہے ان کے قتل کا تاوان مختلف ہے۔ جن کی شکل وصورت (اھلی) گھروں کے جانوروں سے ملتی ہے ان کا تاوان تو وہی گھر کا جانور ہے لیکن دو سمجھدار اہلِ انصاف اس بات کا فیصلہ کریں اور بعض جانوروں کا فیصلہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ ان میں فیصلہ وہی ہوگا۔

چنانچہ — ہرنی میں بکری ہے

اور — نیل گائے میں گائے

اور — شترمرغ میں اور جنگلی گدھے میں اونٹ ہے

حضرت عمر فاروقؓ نے جنگلی گدھے میں گائے کا فیصلہ کیا ہے۔

اور — کبوتر میں صحابہ کرام نے بکری کا فیصلہ کیا ہے۔

اور — گوہ میں چھیلہ (بکری کا بچہ سال سے کم عمر کا) ہے۔

اور — ان کے علاوہ اور کئی جنگلی جانوروں میں بھی صحابہ کرام نے فیصلے کئے ہیں

اور — بعض میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریح آئی ہے۔

جیسے — بجو میں دنبہ ہے

اور — خرگوش میں چھیلی ہے۔ بکری کا مادہ بچہ جس کی عمر چار ماہ سے کم ہو

---

[1] لیکن یہ شبہ احرام کی حالت میں ہے۔ حرم میں قتل کا شبہ نہیں بلکہ قتل جائز ہے ۱۲ منہ

اور ــــ کنڈیے (جنگلی چوہے) میں پٹھوری (بکری کا مادہ بچہ جس پر چار ماہ آئے ہوں)
اور ــــ جس جانور کے متعلق حدیث میں یا صحابہ کرام سے کچھ تصریح نہیں آئی،
اس کے متعلق وہی دو سمجھدار انصاف والے جو فیصلہ کریں اس پر عمل ہو
اور ــــ جہاں شکل وصورت کا فیصلہ نہ ہو سکے وہاں وہی دو سمجھدار قیمت کا فیصلہ
کریں اور جو کچھ فیصلہ ہو اس میں اختیار ہے، خواہ اس کو مکّہ شریف میں
قربانی کر دیا جائے یا اس کے اندازکا مسکینوں کو کھانا کھلا دیا جائے۔
خواہ مکّہ شریف کے مساکین ہوں یا اور جگہ کے، یا اس کے برابر (یعنی
مسکینوں کی تعداد کے برابر) روزے رکھے جائیں۔

اسی طرح جو فیصلہ صحابہ کرام یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے
ان میں بھی انھی تین صورتوں کا اختیار ہے۔ چنانچہ قرآن مجید پارہ ۷ رکوع ۲ میں
اس کی تصریح ہے۔

اور اس قربانی کو خود نہیں کھا سکتا کیونکہ یہ اس پر تاوان ہے۔ اسی
طرح جو دم تاوان کی قسم کا ہے جو کسی قصور اور شرع کی خلاف ورزی
کی وجہ سے ہو اس کا یہی حکم ہے۔

اسی طرح اگر قربانی ساتھ لے جائے اور راستہ میں بیمار ہو جائے اور موت کے
خطرہ سے ذبح کر دیا جائے تو اس سے اس کے لیے بلکہ اس کے ساتھیوں کے لیے
بھی کھانا جائز نہیں۔

صرف قِران اور تمتّع کی قربانی یا عام طور پر سال بسال جو قربانی ہوتی ہے وہ
کھا سکتا ہے ــــ اور بیماری یا دشمن کی رکاوٹ کی وجہ سے رہ جائے اس وجہ

سے جو قربانی کرنی پڑتی ہے اس کے کھانے میں شبہ ہے۔

نوٹ: انڈے کی بھی تاوان ہے لیکن انڈے کی تاوان قیمت کے ساتھ ہے۔ چنانچہ شترمرغ کے انڈے کی قیمت کے متعلق حدیث میں اور روایاتِ صحابہ کرام میں تصریح آئی ہے۔ پس باقی جانوروں کے انڈے بھی اسی طرح سمجھ لیں۔ (مغنی ابن قدامہ)

یہ تو جانوروں کی تفصیل ہوئی۔ بعض صحابہ کرام سے درختوں اور جڑی بوٹیوں کا تاوان بھی مروی ہے۔ مثلاً بڑے درخت کا تاوان گائے اور چھوٹے درخت کا تاوان بکری ہے۔

اس بناء پر درخت کی ٹہنی توڑے تو اس کا تاوان درخت کی کمی پر ہونا چاہیئے مثلاً بڑے درخت پر گائے کا تاوان ہے تو درخت سے جتنا کم ہو گا اس کی قیمت کے حساب سے اتنا گائے سے کم کر دیا جائے۔ بس یہی کمی ٹہنی کا تاوان ہو گا۔

اور گھاس وغیرہ کا تاوان اس کی قیمت ہے مگر یہ سب کچھ تر چیز کی بابت ہے۔ خشک چیز میّت کے حکم میں ہے جس میں کوئی تاوان نہیں۔

اِذْخِر گھاس تر بھی جائز ہے اور کھیتی وغیرہ بھی جائز ہے کیونکہ وہ درخت نہیں

نوٹ: بعض اشیاء کے قتل میں بہت اختلاف ہے۔ کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز۔ جیسے باز، شکرا، بھڑ، لومڑی، مکھی، چیونٹی۔ لیکن اختلاف سے نکلنے کے لیے بہتر ہے کہ قتل نہ کرے۔ اگر قتل ہو جائیں تو ان کے حسبِ حال کچھ صدقہ کر دے مثلاً چیونٹی میں ایک لقمہ یا ایک کھجور صدقہ دے دے۔ بڑی شے میں کوئی زیادہ دے دے۔

چیونٹی اور مینڈک کا بھی حدیث میں قتل منع آیا ہے، خواہ حرم میں ہو اور احرام کی حالت ہو یا نہ ہو۔ اس لیے ان میں زیادہ احتیاط کرنا چاہیئے۔

نوٹ : ٹڈی میں بہت اختلاف ہے کہ وہ جنگلی شکار میں داخل ہے یا دریائی ہے اگر جنگلی شکار میں داخل ہو تو پھر حرم میں اور حالتِ احرام میں بھی اس کا شکار منع ہو گا۔ اور اگر دریائی ہو تو دونوں صورتوں میں جائز ہو گا۔ احتیاط پرہیز اچھا ہے۔ اگر کر بیٹھے تو ایک کھجور یا ایک مٹھی کھانے کا صدقہ دینا کافی ہے۔

نوٹ : مُحْرِم کے لیے گھریلو جانور کا ذبح کرنا اور کھانا یہ تو معلوم چیز ہے، اور شکاری جانور اگر دوسرے نے شکار کر کے ذبح کر دیا تو وہ بھی جائز ہے بشرطیکہ اس کی طرف سے شکار کرنے کا کوئی اشارہ کنایہ نہ کیا گیا ہو، نہ اس کی خاطر شکار کیا گیا ہو۔

ہاں! اگر یہ شکاری جانور کی طرف اتفاقیہ دیکھ رہا ہو اور اس کے دیکھنے سے دوسرے کا بھی اس طرف خیال ہوا اور اس نے شکار کر لیا ہو تو اس کے کھانے کا مُحرم کو کوئی ہرج نہیں۔

اور اگر کوئی شکار کر کے زندہ جانور اس کو دے تو یہ لینا درست نہیں۔

۱۴ مُحرم اگر بیوی سے ہمبستری کرے تو خواہ انزال ہو یا نہ، اس کا تاوان بڑا سخت ہے۔ ایک بُدنہ (اونٹ سالم یا گائے) قربانی دینی پڑتی ہے۔ (آگے خواہ قربانی کرے یا اس کے برابر مساکین کو کھانا کھلائے یا روزے رکھے) نیز یہ حج فاسد ہو جاتا ہے لیکن اس کو پورا کر دیں اور آئندہ سال پھر حج کریں، اور احرام باندھ کر جب اس مقام پر پہنچیں جہاں یہ کام ہوا تھا تو آپس میں جدا ہو جائیں یعنی ایک اونٹ وغیرہ پر سوار نہ رہیں۔ اس قافلے سے جدائی ضروری نہیں۔

۱۵ اور اگر ہمبستری نہیں کی۔ ویسے ملے ہیں تو پھر انزال کی صورت میں ہمبستری کا حکم ہے ورنہ ایک دَم ہے جیسے دوسری خلاف ورزیوں کی صورت میں گزر چکا ہے۔ اگر عورت کا خیال آ جانے سے انزال یا احتلام ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں۔

۱۶ مُحرم طوافِ بیت اللہ کے وقت حجرِ اَسود کا بوسہ لیتے ہیں

پکارنا بند کر دیں خواہ حجِ تمتع ہو یا قران یا اِفراد۔ اسی طرح عرفات سے واپس آئے تو منٰی میں جَمْرَةُ الْعَقَبَة پر پہنچ کر لَبَّيْك پکارنا بند کر دے۔

۱۷ ایک حاجی اونٹ سے گر کر فوت ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو بیری کے پتّے سے غسل دے کر انہی دو کپڑوں میں کفناؤ اور

— اس کو خوشبو نہ لگاؤ

— نہ اس کا سر ڈھانکو

کیونکہ یہ قیامت کے دن لَبَّيْك پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

حنفیہ کہتے ہیں یہ اسی حکم کا خاصہ تھا۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ جو حاجی احرام میں فوت ہو جائے اس کا یہی حکم ہے کیونکہ احکام میں اصل عموم ہے ہاں! اگر حدیث میں حصر کے ساتھ یوں ہوتا کہ:

"یہی حاجی قیامت کے دن لَبَّيْك پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا"

تو پھر یہ حکم اس کا خاصہ بن جاتا، اب نہیں۔

۱۸ اگر حج کا احرام باندھا ہو اور اس کو کسی عذر سے عمرہ بنانے کی ضرورت ہو اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ اس کو فسخِ حج کہتے ہیں۔ ہاں! اگر حج کا احرام باندھ کر قربانی ساتھ لائے تو پھر حج کے ساتھ عمرہ کی نیّت کر کے قارِن (قران والا) بن سکتا ہے اور عمرہ کر کے حلال نہیں ہو سکتا۔

۱۹ ذی الحج کی ساتویں تاریخ کو یَوْمُ الزِّيْنَة کہتے ہیں

آٹھویں کو یَوْمُ التَّرْوِيَة نویں کو عَرَفَة

دسویں کو یَوْمُ النَّحْر
بارھویں کو یَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّل اور تیرھویں کو یَوْمُ النَّفْرِ الثَّانِیْ
کہتے ہیں۔ یوم الزینہ میں امام خطبہ دیتا ہے جس میں احکام حج بیان کرتا
ہے اور یوم الترویہ میں منٰی کی تیاری ہوتی ہے۔
اور یوم عرفہ عرفات میں پہنچتے ہیں اور مسجد نمرہ میں زوال کے بعد ظہر
عصر کی نماز پڑھنے سے پہلے امام خطبہ پڑھتا ہے۔ چنانچہ بقدرِ ضرورت احکام کی
تفصیل بیان ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ اخلاص کے ساتھ عمل کی توفیق بخشے اور قبول
فرمائے۔ آمین۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

عمرہ دوسرے کی طرف سے

سوال: کیا عمرہ اپنے عزیز و اقارب زندہ یا فوت شدہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔
اگر ہو سکتا ہے تو اس عمرہ کا احرام کہاں سے باندھا جائے۔ موضع تنعیم
سے یا کسی اور مقام سے۔

جواب: جب حج دوسرے کی طرف سے جائز ہے تو عمرہ بھی جائز ہے کیونکہ
شریعت میں دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔
عمرہ کے لیے احرام حل حرم کی حد سے باہر سے باندھا جائے۔ بہتر ہے
کہ تنعیم سے باندھا جائے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو نبی کریم

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسی جگہ سے باندھنے کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔

سوال : جس کی طرف سے عمرہ کیا ہے وہ تو اپنے گھر اور اپنے وطن میں ہے۔ تو کیا اس کو پورا ثواب مل جائے گا۔

جواب : بہر صورت ثواب اس کو ملے گا لیکن راستے کی تکالیف و مشکلات کے پیشِ نظر ممکن ہے کچھ کمی آجائے۔ واللہ اعلم۔

سوال : کیا ایک دن میں کئی عمرے بھی ہو سکتے ہیں

جواب : کثرت سے عمرے کرنے جائز ہیں۔ البتہ بار بار عمرہ کرنا محلِّ تردّد ہے حدیث میں ہے العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما بینھما یعنی ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اِحرام میں جوتا یا موزہ

سوال : اِحرام کی حالت میں جوتا یا موزہ پہننا کیسا ہے۔ اگر پہن سکتے ہیں تو کس طرح کا۔

جواب : اِحرام کی حالت میں ٹخنے ننگے رہنے چاہئیں۔ موزے پہنے ہوں تو انھیں کاٹ کر جوتے کی شکل بنالی جائے۔ (کتب احادیث)

چھوٹا بڑا عُمرہ

سوال : "چھوٹا بڑا عمرہ" کی اصطلاح کیا ہے اور یہ کب سے چلی ہے صحابہ کرام نے تنعیم سے یا کسی اور جگہ سے احرام باندھ کر ایک دن میں بار بار عمرہ کیا ہے

جواب : چھوٹے بڑے عمرے کی اصطلاح شرعی نہیں بلکہ یہ لفظ عامۃ الناس

کی زبان پر مشہور ہو گیا ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی صحابی کے عمل سے ایک دن میں بار بار عمرہ کرنا ثابت نہیں۔

کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے میں نیابت

سوال : کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے میں نیابت کا کیا حکم ہے۔ جو کنکریاں پہلے استعمال ہو چکی ہوں کیا وہی دوبارہ استعمال کر سکتے ہیں

جواب : کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے میں نیابت ضعیف اور کمزور اور اصحاب العذر کی طرف سے جائز ہے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ استعمال شدہ کنکریاں نہ مارے۔

(بحوالہ التحقیق والایضاح شیخ عبدالعزیز بن باز)

طواف کے چکروں میں شک ہو جائے تو...

سوال : طواف کے چکروں میں شک ہو جائے تو کیا کرے

جواب : طواف کی گنتی میں شک ہو جائے تو یقین پر بنا کرے کیونکہ عبادات میں اصل یہی ہے۔

ترتیب کا کیا حکم ہے؟

سوال : ترتیب کا کیا حکم ہے

جواب : سب سے پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے

پھر سر منڈائے

پھر طواف کرے

اس کے بعد سعی کرے ـــــــ اگر ان امور میں تقدیم و تاخیر ہو جائے

تو کوئی ہرج نہیں۔ (صحیح بخاری)

جن کاموں کے بعد آدمی پورے طور پر حلال ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں :۔

① جمرہ عقبہ کی رمی ② سر کے بال کٹوانا ③ طواف زیارت کرنا

نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال : بیت اللہ شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے یا نہیں

جواب : بیت اللہ شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنا درست ہے۔ منتقی میں حدیث ہے۔ مطلب بن ابی وداعہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیت اللہ شریف) باب بنی سلم کے سامنے نماز پڑھتے تھے اور لوگ آگے سے گزرتے تھے۔ آپ کے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کوئی سُترہ نہ تھا۔ اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ ہر وقت طواف ہوتا ہے اور ہر وقت نماز ہوتی ہے اور ہجوم رہتا ہے اس لیے سترہ کا انتظام نہیں ہے۔

اس حدیث میں اگرچہ کچھ ضعف ہے لیکن مذاہب کا تعامل اسکا مؤید ہے اور اس کے ساتھ مجبوری کو بھی شامل کر لیا جائے کہ ہجوم کی وجہ سے سترے کا انتظام مشکل ہے تو اس سے اور تقویت ہو جاتی ہے۔ پس اس حدیث کی بنا پر بیت اللہ شریف سترے کے حکم سے مستثنٰی ہے۔

مدینہ منوّرہ کا مبارک سفر

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ حج مکّہ مکرمہ میں پورا ہو جاتا ہے۔ مدینہ منورہ جانا حج کا رُکن نہیں، لیکن جس شخص کو اللہ تعالیٰ حج ایسی سعادت نصیب فرمائے وہ مدینہ منورہ سے کیوں محروم رہے۔ یہ اللہ کے پیارے نبیؐ کا پیارا شہر ہے۔ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تشریف لانے سے قبل اس کا نام یثرب تھا۔ حضورؐ تشریف لائے تو اس کا پیارا نام مدینۃ الرّسول اور مدینہ طیّبہ مشہور ہوا۔ حج سے پہلے[1] یا بعد مدینہ منورہ کو مسجدِ نبوی کی زیارت کی نیّت سے جانا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی روضۂ نبوی کی زیارت بھی ہو جائے گی کیونکہ روضہ مسجدِ نبوی کے کونے میں ہے۔ اسی طرح صاحبین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی قبروں کو سمجھ لیں۔

حرم مدینہ منوّرہ مکّہ مکرمہ کے بعد دوسرا حرم مدینہ منوّرہ ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عن ابی سعید عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَازِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقُ فِیْھَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْھَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلَفٍ (رواہ مسلم)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: حضرت ابراہیم

[1] اگر مدینہ منورہ کا سفر حج کا رکن ہوتا تو "حج سے پہلے یا بعد" کا کوئی معنی نہیں ۱۲

علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا اور میں نے مدینہ منورہ کو حرام ٹھہرایا۔ دو سنگریز زمینوں کے درمیان نہ اس میں خون گرایا جائے، نہ لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے اور نہ کسی درخت کے پتے جھاڑے جائیں مگر چارہ کے لیے (مسلم)

مدینے کی محبّت

عَنْ انس اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَآبَّۃٍ حَرَّکَہَا مِنْ حُبِّہَا (بخاری)

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سفر سے واپس تشریف لاتے تو محبّت سے مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے، اپنے اونٹ کو دوڑاتے اور اگر سواری پر ہوتے تو اس کو جلد چلاتے بسبب محبت مدینے کے۔

روئے زمین پر بلد الامین مکہ شریف کے بعد مدینہ منورہ افضل ہے۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف اور اعزاز بھی حاصل ہے کہ رحمۃ للعالمین سیّد المرسلین خاتم النبین سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ہجرت گاہ ہے۔

مسجدِ نبوی اور روضۂ رسول اسی مقدس شہر میں ہے اور جس مقام کو رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کا شرف حاصل ہے وہ بھی مدینہ منورہ میں ہے سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلم اپنے دو وزیروں ابوبکر صدّیق اور عمرِ فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک مکان (حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) میں مدفون ہیں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: نبی جہاں فوت ہوتا ہے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے حضورِ اکرمؐ نے ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ بروز سوموار حجرۂ عائشہ صدّیقہ میں وفات

پائی اور ۱۲ ربیع الاول بروز بدھ اسی حجرہ میں اسی مقامِ وفات میں حضورؐ کو دفن کیا گیا
صلّی اللہ علیہ وسلّم

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۲۲ جمادی اول ۱۳ھ بروز دوشنبہ (پیر) وفات پائی اور اسی روز حجرۂ عائشہ صدیقہؓ دامنِ رسولؐ میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو زخمی ہوئے۔ یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شہید ہوئے اور حجرۂ عائشہ صدیقہ میں اپنے پیارے ساتھیوں کے پہلو میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرشتوں کا پہرہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے اس کے تمام دروازوں پر فرشتے متعین فرمائے ہیں تاکہ طاعون اور دجّال اس میں داخل نہ ہوں۔ (بخاری)

مسجدِ نبویؐ کی شان مسجدِ نبوی کی عظمت اور شان یہ ہے کہ اس میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔ (ابنِ ماجہ)

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں
بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ مسجد میں داخل ہو کر پہلے دو رکعت تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ پڑھیں۔ اللہ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کریں۔ بیت اللہ شریف کے بعد دنیا میں مسجدِ نبوی کی شان ہے۔

چنانچہ بخاری شریف میں حدیث ہے : لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی دنیا میں صرف تین مسجدیں ایسی ہیں جن کی زیارت کی نیّت سے سفر کرنا ثواب ہے۔ مسجدِ حرام، میری یہ مسجد اور مسجدِ اقصٰی۔

روایات جن روایات سے قبرِ نبوی کی زیارت کی نیّت سے سفر کرنے پر استدلال کیا جاتا ہے وہ تمام ضعیف ہیں۔ اگر وہ صحیح اور قابلِ عمل ہوتیں تو اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم ان پر عمل کرتے۔ ہم نے ایک مستقل رسالہ بنام "زیارتِ قبرِ نبوی" لکھا ہے۔ اس میں ان تمام روایات پر عالمانہ بحث کی ہے۔

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں

مُسند امام احمد میں ہے

عن انس بن مالك عن النبیّ صلّی اللہ علیه وسلّم مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوةً لَاتَفُوْتُهٗ صَلٰوةٌ كُتِبَ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

جو شخص مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں بلا ناغہ (با جماعت) پڑھے وہ آگ کے عذاب اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

پہلے مسجدِ نبوی میں داخل ہو کر تحیّۃ المسجد پڑھے۔ دنیا آخرت کی بھلائی کے لیے دعا کرے۔

رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

اسی مسجدِ نبوی میں ایک جگہ ایسی ہے جس کی بابت ارشادِ نبوی ہے :

مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغیچوں سے ایک باغ ہے

کوشش کریں کہ نماز اس باغِ جنّت میں پڑھی جائے یا کم از کم اس حصّہ میں جو زمانہ نبوی میں مسجد تھی۔

کثرتِ ہجوم کے باعث اگر اس حصّہ میں بھی نماز نہ پڑھی جائے تو پھر ساری مسجد خدا کا گھر ہے۔ جہاں موقع ملے پڑھ لیں۔

روضۂ رسول پر حاضری

پھر روضۂ رسول پر حاضر ہو کر سیّدِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود پڑھیں جو یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اس کے بعد سلام ان لفظوں سے کہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ[1]

---

[1] یہ صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فعل ہے۔ وہ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو محبوبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم اور صاحبین کی قبروں پر یہ کلمات کہتے تھے نہ کہ عام حالات میں۔ (ملاحظہ ہو کتاب الصلوٰۃ علی النبی، قاضی اسماعیل بن اسحاق)۔ بعض لوگ اس سے غلط استدلال کرتے ہوئے اپنی جاری کردہ بدعت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا عام قبرستان میں جاکر السلام علیکم یا اھل القبور کہا جاتا ہے لیکن گھروں اور مسجدوں میں یہ کلمات نہیں کہے جاتے، نہ کوئی برداشت کر سکتا ہے ۱۲ (حافظ عبدالقادر روپڑی)

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اس کے علاوہ یہاں ایسا کوئی کام نہ کریں جو شرعاً جائز نہیں۔ یعنی حجرہ کی جالی نہ چومیں[1] نہ چھوئیں نہ جسم لگائیں نہ طواف کریں نہ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں۔

نبی کریم کی دعا اور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا ذہن میں رکھیں جو آپؐ نے اپنی قبر کے متعلق فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا يُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ (مؤطا)

اے اللہ! میری قبر کو بُت نہ بنانا کہ اس کی پوجا ہونے لگے۔ اس قوم (یہود و نصاریٰ) پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ (مؤطا امام مالک)

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ (مؤطا امام مالکؒ)

اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت عن عائشۃ انّ رسول اللّٰہِ

---

[1] مولانا احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں: خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے۔ بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جاؤ (انوار البشارہ فی مسائل الحج والزیارۃ۔ مصنفہ احمد رضا بریلوی) کیا ہمارے بریلوی دوست اس فرمان کا احترام کریں گے؟ (حافظ عبدالقادر روپڑی)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے ایام میں فرمایا: اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

رحمۃ للعالمین کا پیغام اُمّت کے نام

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّت کے نام پیغام یہ ہے:

عن جندب قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَتَّخِذُونَ قُبُورَ اَنْبِيَاءِ هِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ اِنِّي اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (مسلم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری اُمّت خبردار! تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا خبردار تم ان کی طرح قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

ایک اور ارشاد

قبروں کی بابت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہے:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر اور

اُن پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

اے کاش! عشقِ رسولؐ کے دعویدار حضرات اپنے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اس آخری وصیّت اور ہدایت کو یاد رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر قبر پرستی سے باز آجائیں تو اُن کا بھلا ہو گا ورنہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

مسجد قبا یہ مسجد مدینہ منورہ سے دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے اس مسجد کی زیارت بھی کریں اور اس میں نماز بھی ادا کریں۔ حدیث میں ہے۔

مسجدِ قبا میں نماز عن ابن عمر قال کان النبیؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم یأتی کلّ سبت ماشیًا وراکبًا فیصلّی فیہ رکعتین (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر ہفتے کبھی پیدل کبھی سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔

ترمذی شریف میں روایت ہے کہ: "جو شخص مسجد قبا کی زیارت کرے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھے اس کو عُمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

جنّت البقیع مکہ شریف کے قبرستان کا نام جنّت المعلّٰی ہے اور مدینہ منوّرہ کے بڑے قدیمی اور پرانے قبرستان کا نام جنّت البقیع ہے۔ اس میں قریبًا دس ہزار جلیل الشان صحابہ کرام اور دیگر مبارک ہستیاں مدفون ہیں۔ الحمدللہ یہ تمام قبریں سنّت کے مطابق کچی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار رات کے آخری حصّہ میں جنّت البقیع تشریف لے جایا کرتے تھے اور دُعا فرماتے۔ حاجی حضرات جنّت البقیع میں زیارتِ قبور کے لیے جائیں تو وہ دُعا پڑھیں جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنّت البقیع میں پڑھا کرتے تھے۔ دُعا یہ ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ (مسلم)

تم پر خدا کا سلام ہو اے اس جگہ رہنے والی مؤمنوں کی جماعت، اور کل قیامت کے روز حسبِ وعدہ تمھیں تمھارے نیک اعمال کا پورا بدلہ ملے گا اور ہم بھی انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیعِ غرقد[1] والوں کو بخش دے۔

جبلِ اُحد

یہ پہاڑ مدینہ منورہ سے شمال مشرق کی طرف دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ احد ایسا پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں وہ ہم سے محبّت کرتا ہے۔

۳ھ ماہِ شوّال میں کفّار کے ساتھ اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ ہوئی جس کا نام جنگِ اُحد ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک شہید ہو گئے اور ستّر مجاہد صحابہ کرام شہید ہوئے جو اسی وادی میں مدفون ہیں۔ سید الشہداء حضرت حمزہ

---

[1] غرقد ایک درخت کا نام ہے۔ اس جگہ پہلے درخت تھے اس لیے یہ جگہ بقیع غرقد کے نام سے مشہور ہوئی۔ ۱۲۔ (ع۔ر)

رضی اللہ عنہ کی قبر اس میدان میں ایک چار دیواری کے اندر ہے۔
آپ مدینے جائیں تو ان شہداء کی قبروں کی زیارت بھی کریں۔

مدینہ منوّرہ سے واپسی

مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت مسجدِ نبوی میں دو رکعت نفل پڑھیں۔
چنانچہ مجمع الزوائد میں حدیث ہے کہ مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت مسجدِ نبوی میں دو رکعت پڑھنے چاہئیں۔
اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ پھر کب یہ سعادت نصیب ہو۔
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ہر کام سنّتِ نبوی کے مطابق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

یہ آیاتِ شفاء

کم از کم ایک مرتبہ روزانہ تلاوت کریں۔ اِنشاءاللہ اِن کی برکت سے اللہ کریم خصوصًا امراضِ قلب و ہر قسم کے دیگر روحانی و جسمانی امراض سے مکمل شفاء عطا فرما دیں گے نیز ہر قسم کی جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھیں گے۔ مگر اخلاص اور یقینِ قلب ضروری ہے۔

(قارئینِ کرام سے دعائے خیر میں ناشرین کو یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

مرتبہ:

حافظ عبدالمجید بٹ

نائب امیر جمعیت اہلحدیث رجسٹرڈ ناردوال

منجانب: بلال گروپ انڈسٹریز، کراچی۔ لاہور

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ فاتحہ مکّی ہے اس کی سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، جو پالنہار ہے سب جہانوں کا بہت ہی مہربان

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ

نہایت ہی رحم والا ہے مالک ہے انصاف کے دن کا ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھا ہم کو راستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

سیدھا راستہ ان لوگوں کا کیا انعام تو نے جن پر

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْن

نہ کہ ان کا کہ غضب کیا تو نے جن پر اور نہ گمراہوں کا اے اللہ قبول فرما۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

پارہ نمبر ۱ ———————— رکوع اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی

(یہ) کتاب ہے۔ نہیں شک اس میں ہدایت ہے

لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ○ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ

واسطے پرہیزگاروں کے جو لوگ ایمان لائے بن دیکھے

وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ

اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے اُن کو دیا اس میں سے

یُنۡفِقُوۡنَ ○ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ

خرچ کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو نازل کیا

اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ

ہم نے آپ پر اور جو نازل کیا آپ سے پہلے، اور وہ آخرت پر بھی

یُوۡقِنُوۡنَ ○ؕ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭

یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اوپر راہ کے ہیں پروردگار کی

وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

اور یہی لوگ ہیں نجات پانے والے بے شک جو لوگ منکر ہوئے

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

برابر ہے ان کو آپ ڈرائیں یا نہ ڈرائیں (وہ)

يُؤْمِنُوْنَ ○ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى

ایمان نہیں لائیں گے۔ مُہر کردی اللہ نے اُوپر اُن کے دِلوں کے اور اوپر

سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؗ

اُن کے کانوں کے اور اُوپر اُن کی آنکھوں کے پردہ ہے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اور اُن کے لیے عذاب ہے بہت بڑا

اٰيَةُ الْكُرْسِيّ

سورۃ البقرۃ ———— آیت نمبر ۲۵۵

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ! نہیں کوئی معبود سوائے اسکے زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا، نہیں پکڑتی اس کو

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

اُونگھ اور نہ نیند واسطے اُسی کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ

الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

زمین کے ہے۔ کون اس کے پاس سفارش کر سکتا ہے مگر اُسکی اجازت سے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور نہیں

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج

جان سکتے اس کے علم میں سے کچھ بھی مگر جو وہ خود چاہے ۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ

وسیع ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں سے اور نہیں تھکاتی

حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اسکو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے بلند مرتبہ سب سے بڑا ۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

پارہ نمبر ۳ ——— آخری رکوع

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ

اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور تم

تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

ظاہر کرو اپنے دل کی بات یا چھپاؤ سب حساب لے گا

بِهِ اللّٰهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ط

اللہ ، پھر جس کو وہ چاہے گا بخشدے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ایمان لایا رسول

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ

جو نازل ہوا ان کی جانب پروردگار کی طرف سے اور مومن لوگ سب

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ

ایمان لائے اللہ پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر ہم اس کے

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں ڈالتے۔ اور کہا انہوں نے سنا ہم نے اور اطاعت کی

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

ہم نے بخشش مانگتے ہیں تیری اے پروردگار اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا۔ نہیں تکلیف دیتا اللہ

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

کسی شخص کو مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ واسطے اسی کے ہے جو کمایا اس نے اور اوپر اسکے ہے

اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

جو کمایا اس نے۔ اے ہمارے پروردگار! نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

اے ہمارے پروردگار! اور نہ رکھ بوجھ اوپر ہمارے بھاری جیسے رکھا تونے بوجھ اوپر ان

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

لوگوں کے جو ہم سے پہلے تھے اے ہمارے پروردگار! اور نہ ڈال بوجھ ہم پر ایسا جس کی ہم میں

لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه

طاقت نہیں ہم کو معاف کردے اور ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

تو ہے ہمارا مولیٰ مدد فرما ہماری مقابلے میں کافروں کے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

پارہ نمبر ۸ ———— آیت ۵۴ تا ۵۶

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بیشک تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي

چھ دنوں میں پھر بیٹھ اوپر عرش کے۔ ڈھانک

الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

دیتا ہے رات کو دن پر، ڈھونڈتا ہے اسکو شتاب اور پیدا کیا سورج کو اور چاند کو

وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

اور ستاروں کو، کام میں لگے ہیں اس کے حکم سے خبردار پیدا بھی اُس نے کیا اور

منجانب: بلال گروپ انڈسٹریز، کراچی۔ لاہور

وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

حکم بھی اُسی کا ہے ۔ بہت ہی برکت والا ہے اللہ پروردگار جہانوں کا ۔ پکارو پروردگار اپنے

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا

کو گڑگڑا کر ۔ آہستہ آہستہ بے شک وہ نہیں پسند کرتا ۔ حد سے بڑھنے والوں کو اور نہ

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا

فساد کرو زمین میں بعد اصلاح ہو جانے کے اور پکارو اُسکو ڈر

وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور امید کے ساتھ ۔ بیشک رحمت اللہ کی قریب ہی ہے نیکی کرنے والوں سے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

پارہ نمبر ۱۱ ——— آیت ۱۲۸/۱۲۹

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تمہاری جانوں میں سے شاق گزرتا ہے اُوپر اس کے

مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ

جو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے بہت چاہنے والا ہے تم کو مومنوں کے ساتھ بہت شفقت کرنیوالا

رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ز لَآ اِلٰهَ

مہربان ہے ۔ پس اگر وہ منہ پھیریں ، پس کہہ دو مجھ کو اللہ ہی کافی ہے ۔ اُسکے سوا

إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور وہی بڑے عرش کا مالک ہے۔

سُورَةُ الرَّعْدِ

پارہ نمبر ۱۳ ——— آیت نمبر ۱۱

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

اسکے پہرہ دار ہیں ایک آگے سے اور ایک پیچھے سے

يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ

اس کی حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے۔ بیشک اللہ نہیں بدلتا

مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا

کسی قوم کو جب تک وہ خود کو نہ بدلیں جو ان کے دل میں ہے اور جب

أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ

ارادہ کرتا ہے اللہ کسی قوم کو تباہ کرنے کا۔ پس نہیں ٹال سکتا کوئی اسکو اور نہیں ان کا

مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ۝

اللہ کے سوا کوئی والی اور کارساز

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

پارہ نمبر ۱۵ ——— آیت ۱۱۰ / ۱۱۱

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا

آپ کہدیں اللہ کو پکارو یا پکارو رحمان کو، جس نام سے بھی پکارو

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

گے، اسی کے ہیں سب نام اچھے۔ اور نہ بلند کر آواز اپنی نماز میں

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

اور نہ بہت آہستہ اور اختیار کریں آپ درمیان کی راہ

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ

اور آپ کہدیں سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں، جس نے نہیں رکھی اپنی اولاد اور نہیں

يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

کوئی اس کا حصے دار بیچ بادشاہت کے اور نہ ہی کوئی اس کا

وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

مددگار ہے، ذلت سے بچانے والا اور اسکی بڑائی بیان کرتا رہ بڑا جان کر

سُوْرَةُ يٰسٓ

پارہ نمبر ۲۲ ——————— آیت نمبر ۹

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ

اور بنائی ہم نے ان کے آگے دیوار اور انکے

خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

پیچھے دیوار پھر ڈھانک دیا ان کو پس وہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

پارہ نمبر ۲۳ ——— آیت ۱ تا ۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ

قسم ان فرشتوں کی جو قطار لگا کر صف باندھتے ہیں، پھر ان فرشتوں کی جو جھڑک کر ڈانٹتے ہیں، پھر ان کی جو قرآن

ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

کی تلاوت کرتے ہیں۔ بے شک تمہارا الٰہ (معبود) ایک ہے پروردگار آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا

اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے اور پروردگار مشرقوں کا ہم نے

زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ اِۨلْكَوَاكِبِ ○

زینت دی آسمان دنیا کو زینت ساتھ ستاروں کے۔

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ

اور حفاظت کے لیے ہر شیطان سرکش سے نہیں سن سکتے

منجانب: بلال گروپ انڈسٹریز، کراچی۔ لاہور

إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ

باتیں ملائکہ کی بلندیوں سے اور ہر طرف آگ کے کوڑے مار کر ہانک دیئے جاتے ہیں

دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ○ إِلَّا مَنْ

ہر زمانے میں اُن کے لیے عذاب ہے لازم ہو جانے والا مگر کوئی

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○

شیطان کبھی موقع پا کر کوئی بات لیجاتا ہے پس پیچھے لگتا ہے اُسکے شعلہ چمکتا ہوا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ

آپ پوچھیں ان کافروں سے ان کا دوبارہ پیدا کرنا مشکل ہے یا جو ہم پیدا کر چکے ہیں

إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ○

تحقیق ہم نے پیدا کیا اُن کو مٹی چپکنے والی سے۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

پارہ نمبر ۲۷ ——— آیت ۳۳ تا ۳۵

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن

اے گروہ جنوں اور انسانوں کے۔ اگر طاقت رکھتے ہو تم کہ نکل کر

تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا ۚ

بھاگ جاؤ کناروں سے آسمانوں اور زمین کے تو نکل بھاگو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

نہیں بھاگ سکو گے مگر ساتھ سند کے پھر کون کون سی نعمتیں اپنے رب کی

تُکَذِّبٰنِ ○ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ

جھٹلاؤ گے بھیجے جائیں گے اوپر تمہارے شعلے آگ کے صاف

وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ

اور دھوئیں دار پھر تم نہیں روک سکو گے

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

پارہ نمبر ۲۸ ———— آیت ۲۱ تا ۲۴

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ

اگر نازل کرتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے دیکھتا تو

خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ

اسکو ڈر سے ہو جاتا ریزہ ریزہ خوف الٰہی سے اور یہ

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ○

مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کے لیے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی الٰہ معبود نہیں جاننے والا غیب

وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ

اور حاضر کا وہی ہے بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا وہی ہے اللہ

الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بادشاہ ہے بہت پاک سب عیبوں سے سلامت

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

امان دینے والا نگہبان غالب زبردست صاحب بڑائی کا

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

پاک ہے اللہ اس چیز سے جو شریک لاتے ہیں وہی ہے اللہ پیدا کرنے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ

درست کرنے والا صورتیں بنانیوالا اسی کے ہیں سب نام اچھے حمد بیان کرتے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ہیں اسکی سب آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے اور وہی ہے غالب حکمتوں والا

سُوْرَةُ الْجِنّ

پارہ نمبر ۲۹ ————— آیت ۱ تا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

آپؐ کہدیں وحی کی گئی طرف میری کہ سُنا قرآن جنوں کے گروہ نے

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ

پس کہا انہوں نے کہ سُنا ہم قرآن عجیب راستہ دکھاتا ہے

اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ

بھلائی کا پس ایمان لائے ہم اس پر اور ہرگز نہ شریک کریں گے پروردگار

اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

کے ساتھ کسی کو اور بہت اونچی شان ہے ہمارے رب کی نہیں بنائی اس نے

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ

اپنی بیوی اور نہ کسی کو بیٹا اور یہ کہ ہم کہتے تھے

سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ

بے وقوف اوپر اللہ کے جھوٹ

تمت بالخیر

منجانب: بلال گروپ انڈسٹریز، کراچی۔ لاہور

حاضر سٹاک کی صورت میں ملنے کے پتے

محمد حمید اللہ

- بلال گروپ آف انڈسٹریز ۔ ۔ ۔ ۸۸ ۔ اے مین گلبرگ ۔ لاہور
فون نمبر: ۶ ۔ ۵۷۱۶۱۳۴ ۔ فیکس: ۵۷۱۱۵۳۰

سید افضال جاوید، مظہر شفیع خان، محمد صادق پٹیل

- بلال گروپ آف انڈسٹریز ۔ ۔ ۔ ۱۰ ۔ سی فیلڈ روڈ ۔ کراچی
فون نمبر: ۲۶۱۱ ۔ ۔ ۵۶۶ ۔ ۲۸۴۸/۵۶۶ فیکس: ۶۶۸۵ ۔ ۵۶۷

- حافظ محمد جاوید روپڑی / حافظ عبد الغفار روپڑی
حافظ عبد الوہاب روپڑی
جامع مسجد قدس اہلحدیث رحمن گلی نمبر ۵
چوک دالگراں ۔ لاہور فون: ۷۲۵۶۷۳۰ ۔ ۷۶۷۰۹۶۸
فیکس ۷۶۹۸۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کو پڑھنے اور اس سے فائدہ
اٹھانے والے حضرات سے
درخواست ہے کہ

بلال گروپ آف انڈسٹریز

کے

مالکان، ان کے والدین، آل اولاد
اور اہل وعیال کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ
یاد رکھیں، خصوصاً یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ انکی
تمام لغزشیں معاف فرمائے۔ حسنات
قبول کرے اور خاتمہ بالخیر کرے (آمین)

ثُمّ آمین

وقف

وَقفٌ فِی سبیلِ اللہ